فکرِ اسلامی میں وبائی امراض سے متعلق علمی ردِ عمل

محمد ضیاء الحق*

محمد ریاض محمود**

Abstract

The present paper tries to analyze the academic response to pandemics and epidemics in the Islamic thought. Historically, Muslims have played an active role in eradicating various dangerous diseases.That is why the Islamic literature on Tafseer, Hadith, Jurisprudence, History and various sciences contains very useful information about the history, diagnosis, treatment, prevention, diet, precautionary measures and the after-effects of these diseases.The scholarly analysis and practical usefulness of this unique and rare literature is of great importance in the context of the present pandemic which has gripped the whole world. This study also gives an idea of the breadth and depth of the scholarly services of Muslims in the fields of pandemics, epidemics, medicine and services to human civilization.

Keyword: Academic Response, Diseases, Epidemics Islamic Thought, Islamic Literature, Muslims, Pandemics.

۱۔ موضوع تحقیق کا تعارف، اہمیت اور پس منظر:

اسلامی تہذیب اقوام عالم کی تاریخ میں ایک زندہ وجاوید اور فعال عنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ کے مختلف مراحل اس حقیقت کے گواہ ہیں کہ انھوں نے نہ صرف یہ کہ عقائد کی اصلاح و پختگی اور فرائض و عبادات کی ادائیگی پر توجہ دی بلکہ انسانوں کے عملی وسماجی اور طبی مسائل کو حل کرنے کے لیے بھی کوششیں کیں۔ اس ضمن میں علم وحکمت، فلسفہ وکلام، طبیعات وکیمیا اور حیاتیات وطب کے مختلف میادین کی فنی حدود سے ماوراہو کر مشاہدہ و تجربہ اور انسانی ضروریات کی تکمیل کے لیے نفع بخش روش کو اختیار کیا گیا۔ اس اجتہادی وترقی پسند علمی رویے سے عملی زندگی کی بہت سی مشکلات آسانیوں میں بدل گئیں۔ بلاشبہ وبائی امراض انسانی سماج کے لیے کثیر الجہتی مسائل ومصائب کا باعث ہیں کیوں کہ ان مہلک امراض نے مختلف ادوار وازمنہ میں طاعون، نزلہ، بخار، نمونیا، کروناوائرس اور دیگر مختلف اشکال میں انسانوں کی معاشرت وسیاست، صنعت وزراعت اور معیشت وتجارت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔

---

* پروفیسر شریعہ واسلامک لاء / ڈائریکٹر جنزل، اِدارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد۔

فکرِ اسلامی میں وبائی امراض کے خاتمے اور اس ضمن میں پیش آمدہ مختلف خطرناک مسائل کے حل کے لیے مسلسل سعی کی گئی ہے۔ وباؤں سے متعلق علاج و پرہیز کی مختلف راہوں کو رواں و مستحکم کرنے میں علم و آگہی اور جان کاری کے مختلف طرق اختیار کیے گئے۔

ادبِ اسلامی کا یہ خاصہ و امتیاز ہے کہ مختلف اصنافِ علم و فکر میں جہاں اعتقادی و نظریاتی مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے وہاں عملی و سماجی مشکلات کے ازالے کی راہ بھی بتائی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تفسیر، حدیث، فقہ اور مختلف علوم و افکار سے متعلق اسلامی کتب و رسائل میں وبائی امراض کی تاریخ، تشخیص، علاج اور اثرات کے بارے میں بہت مفید معلومات دست یاب ہیں۔ مسلمانوں کی اعلیٰ ظرفی، تہذیبی ترقی اور علمی سنجیدگی سے وابستہ اس قابل فخر پس منظر کو تسلیم کرنے کے بجائے بعض محققین سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں نے وبائی امراض سے نجات حاصل کرنے کے ضمن میں کسی تحرک و فعالیت کا مظاہرہ نہیں کیا اور بعض مسلم معاشروں میں تو حفاظتی تدابیر کو اختیار کرنے کے ضمن میں بھی جھجک محسوس کی جاتی ہے۔[1] اسلامی تہذیب و تمدن کی بے مثل کارکردگی کی تصدیق و توثیق اور مسلم تشخص کے تحفظ و احیا کے لیے ان آرا کی تاریخی و علمی صحت کی جانچ نہایت ضروری ہے۔ اس مخصوص تحقیقی و تنقیدی پس منظر میں اسلامی علوم و معارف سے متعلق مختلف کتب میں وبائی امراض سے تحفظ اور علاج و پرہیز کے بارے میں جو تعلیمات ملتی ہیں اُن کا مطالعہ و تجزیہ تہذیبی معاملات، انسانی تاریخ اور وباؤں کے علاج سے دل چسپی رکھنے والے اہلِ علم کی ایک اہم علمی، فنی اور ادبی ضرورت ہے۔ اسی تہذیبی و تمدنی اور فکری و تاریخی ضرورت کی تکمیل کے پیشِ نظر یہ تحقیقی مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔ چوں کہ اس مقالے میں مختلف ادبی اصناف کا جائزہ لیا گیا ہے اس لیے ہر صنف سے متعلق اصول تحقیق کو دوران تحقیق استعمال کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت اور فقہی تالیفات کے مطالعے میں اصول تفسیر، اصول حدیث اور اصول فقہ کو مد نظر رکھا گیا ہے، جب کہ وبائی امراض سے متعلقہ کتب کے تجزیے میں مطالعۂ نصوص اور طب اسلامی کے اصولوں کا اعتبار کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ مطالعہ متنوع اصول تحقیق کے استعمال سے ترتیب دیا گیا ہے۔ مقالہ تین اجزا پر مشتمل ہے۔ پہلا جز موضوعِ تحقیق کے تعارف و اہمیت اور پس منظر پر مشتمل ہے۔ دوسرا جز فکرِ اسلامی میں وبائی

[1] M. W. Dols, "Plague in Early Islamic History", *Journal of the American Oriental Society*, 94, no.3(1974), 371-383; M. W. Dols, "The Second Plague Pandemic and its Recurrences in the Middle East :1347-1894", *Journal of the Economic and Social History of the Orient*, 22, no.2 (1979), 162-189; Justin Stearns, "Enduring the Plague: Ethical Behavior in the Fatwas of Fourteenth-Century Mufti and Theologian", in *Muslim Medical Ethics: From Theory to Practice*, eds. Jonathan E.|Brockopp and Thomas Eich (Columbia, South Carolina: The University of South Carolina Press, 2008), 38-57.

امراض سے متعلق علمی ردِ عمل کے مختلف اسالیب کو واضح کرتا ہے۔ اس ضمن میں عربی، انگریزی اور اُردو کی کتب کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تیسرا اور آخری جُز خلاصۂ بحث پر مشتمل ہے۔

۲۔ فکرِ اسلامی میں وبائی امراض سے متعلق علمی ردِ عمل کے مختلف اسالیب:

اقوامِ عالم میں تحرک و ترقی کا براہِ راست تعلق علم، تجربے اور تجزیے کی مسلسل اور بامقصد سر گرمیوں سے ہے۔ اسی صحت مند تہذیبی و تمدنی روش کے ارتقا سے کسی خاص فکر کی پختگی ممکن ہوتی ہے۔ فکرِ اسلامی کے ارتقا میں قرآن و سنت کے ساتھ ساتھ جن دوسرے ذرائع نے غیر معمولی کردار ادا کیا ہے اُن میں اجتہاد اور طبعی علوم پر توجہ کو بڑا اہم مقام حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے وابستہ مسائل کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ یقیناً یہ جدوجہد علم، تحقیق، تنقید، تجزیہ اور انسانی دانش کے مختلف تجربات کا مرکب ہے۔ غور و فکر، تنقیح و تفتیش اور تعقل و تدبر کے اس ترقی پسند ماحول نے فکرِ اسلامی کو استحکام سے ہم کنار کیا۔ فکرِ اسلامی میں وبائی امراض کی تشخیص، علاج اور اُن سے بچاؤ کے مختلف سماجی طریقوں کو اختیار کرنے سے متعلق جو علمی تگ و دو کی گئی ہے اس کا مطالعہ درج ذیل عناوین کے تحت کیا گیا ہے:

۱۔ تفسیر، حدیث اور فقہ کی بنیادی کتب میں وبائی امراض سے متعلق ابحاث

۲۔ وبائی امراض سے متعلق عربی ادب

۳۔ وبائی امراض سے متعلق انگریزی ادب

۴۔ وبائی امراض سے متعلق اُردو ادب

1۔ تفسیر، حدیث اور فقہ کی بنیادی کتب میں وبائی امراض سے متعلق ابحاث:

ادبِ اسلامی کے مختلف مصادر و مراجع کے تدوینی خصائص بڑے دل چسپ اور علم و ہدایت کے متنوع اُصول و اشارات پر مبنی ہیں۔ اس منفرد علمی روایت کا ہی فیضان ہے کہ تعلیمات اسلامیہ بنیادی کتب میں کہیں تفصیل اور کہیں اختصار کے ساتھ دست یاب ہیں۔ عقائد، عبادات، معاملات اور انسانی صحت و علاج سے متعلق روایات تفسیر، حدیث اور فقہ کی بنیادی کتب میں مذکور ہیں۔ وبائی امراض کی تاریخ، علاج اور پرہیز سے متعلق بھی مختلف ہدایات ضمنی طور پر ادبِ اسلامی کے بنیادی مآخذ میں مذکور ہیں۔ ذیل کی سطور میں ان ضمنی ابحاث و ہدایات کا جائزہ تفسیر، حدیث اور فقہ کی بنیادی کتب کے تناظر میں پیش کیا جاتا ہے۔

I- کتبِ تفسیر:

اُممِ سابقہ کے تذکار میں طاعون اور دیگر مہلک امراض سے متعلق بعض جُزوی ابحاث ملتے ہیں جن کی وضاحت و تفصیل کے ضمن میں مفسرینِ کرام نے اپنا اپنا اُسلوب اپنایا ہے۔ عمومی طور پر طاعون کا ذکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کے طور پر کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ عذاب انسانوں کی نافرمانی کا نتیجہ ہوتا تھا۔ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے حالات کثرت سے موجود ہیں، اس ضمن میں یہ معاملہ بھی پیش آیا کہ وہ طاعون کے سبب موت سے ڈرتے ہوئے گھروں سے بھاگے اور ان کو موت نے آن لیا۔ عربی، فارسی اور اُردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں موجود تفسیری ادب میں طاعون اور دیگر وبائی امراض سے متعلق مختلف معلومات ملتی ہیں۔[2]

ii- کتبِ حدیث:

طاعون اور دیگر وبائی امراض کے جُزوی تذکرے بعض کتبِ حدیث میں بھی ملتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں پانچ ابواب میں طاعون کا ذکر کیا ہے۔ بابِ لا يدخل الدجال المدينه.[3] کے زیرِ عنوان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی گئی ہے کہ مدینہ منورہ کے اطراف میں فرشتے متعین کیے گیے ہیں جن کی وجہ سے طاعون اور دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکتے۔[4] باب الشهادة سبع سوى القتل کے زیرِ عنوان اُن روایات کا ذکر کیا گیا ہے جن سے واضح ہوتا ہے کہ طاعون سے فوت ہونے والے مسلمان شہدا کے طبقے میں شامل ہیں۔[5] دو ابواب

---

[2] ملاحظہ ہوں: مجاہد بن جبر، **تفسير الامام مجاهدين جبر**، تحقیق: محمد عبدالسلام (نصر: دارالفكر السلامى الحديثة، ۱۴۴۰ھ)، ۲۴۰؛ ابوالحسن مقاتل بن سلیمان، **تفسیر مقاتل بن سلیمان**، تحقیق: عبداللہ محمود (بیروت: داراحياء التراث، ۱۴۲۳ھ)، ۳: ۲۰۳؛ محمد بن جریر الطبری، **جامع البيان في تأويل القرآن**، تحقیق: احمد محمد شاکر (بیروت: مؤسسة الرسالة، ۱۴۲۰ھ)، ۳: ۲۵۷؛ ابن ابی حاتم الرازی، **تفسیر القرآن العظیم**، (مکہ: مكتبة نزاز مصطغى الباز، ۱۴۱۹ھ)، ۲: ۴۵۶

[3] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحيح**، كتاب فضائل المدينة، باب لا يدخل الدجال المدينة (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، ۲۰۰۱ء)، ۱: ۴۵۵

[4] نفس مصدر، حدیث: ۱۸۸۰، ۱: ۴۵۵

[5] نفس مصدر، كتاب الجهاد والسير، باب باب الشهادة سبع سوى القتل، حدیث: ۲۸۳۰، ۱: ۴۷۷

طاعون کے دوران آنے والی مشکلات پر صبر کرنے والے کی فضیلت کے ضمن میں بیان کیے گئے ہیں۔[6] امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے **صحیح مسلم** میں طاعون کی مرویات کو تین اہم ابواب کے تحت ذکر کیا ہے۔ ان میں باب صيانة المدينة من دخول الطاعون،باب بيان الشهداء اور" باب الطاعون والطيرة و الكهانة ونحوها شامل ہیں۔[7] امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی **جامع** میں باب ماجاء جى كراهية الفرار من الطاعون اورباب ما جاء فى الدجال لايدخل المدينة میں طاعون سے متعلق اہم ہدایات درج ہیں۔[8] امام ابو داؤد نے اپنی **السنن** میں باب الخروج من الطاعون[9] اورباب في فضل من مات فى الطاعون[10] کے زیرِ عنوان طاعون سے متعلق مختلف مباحث ذکر کیے ہیں۔ امام نسائی نے **السنن الصغریٰ** میں طاعون سے فوت ہونے والے شخص کے شہادت کے درجے پر فائز ہونے سے متعلق روایات کو درج کیا ہے۔[11] انھوں نے اپنی دوسری کتاب **السنن الکبریٰ** میں طاعون پر مبنی مرویات کو گیارہ ابواب میں بیان کیا ہے اور مدینہ منورہ میں طاعون و دجال کے عدمِ دخول، طاعون زدہ علاقے میں داخلے کی ممانعت اور طاعون سے آنے والی تکالیف میں صبر کا مظاہرہ کرنے والے شخص کو حاصل ہونے والے اجر پر مبنی روایات کو درج کیا ہے۔[12]

---

[6] نفس مصدر، كتاب القدر ،باب"قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا ،ا: ۵۶۲

[7] مسلم بن الحجاج القشیری ،**الجامع الصحيح** ،كتاب السلام ،باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها(بیروت: دار احياء التراث العربى، س ن)،۳: ۱۵۲۲۔

[8] محمد بن عیسیٰ الترمذی،**الجامع**،كتاب الفتن عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فى الدجال لا يدخل المدينة (لاہور: مکتبہ رحمانیہ،۲۰۰۰ء)،ا: ۲۵۵

[9] ابو داؤد،سليمان بن اشعث السجستانی ، **السنن**، كتاب الجنائز، باب الخروج من الطاعون (بیروت: المكتبه العصرية، س ن)،۳: ۱۸۶۔

[10] نفس مصدر،كتاب الجنائز، باب في فضل من مات فى الطاعون،۳: ۱۱۸

[11] ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی، **السنن الصغرى**(حلب: مكتب المطبوعات الاسلامية، ۱۴۰۶ھ)،۴: ۹۹

[12] احمد بن شعیب ابو عبد الرحمٰن النسائی،**السنن الكبرىٰ**(بیروت:مؤسسة الرسالة، س ن)،۷: ۶۷

امام مالک نے **المؤطا** میں باب ما جاء في وباء المدينة اور باسب ما جاء في الطاعون کے تحت طاعون سے متعلق مختلف روایات کو جمع کیا ہے۔[13] معمر بن راشد نے **الجامع** میں باب الوباء و الطاعون کے تحت طاعون اور اس نوع کے دیگر امراض سے متعلق مسائل واَحکامات پر مشتمل احادیث درج کی ہیں۔[14] امام طبرانی نے **المعجم الصغیر**[15] ،**المعجم الاوسط**[16] اور **المعجم الکبیر**[17] میں طاعون سے متعلق مختلف احادیث ذکر کی ہیں۔[18] امام ابو داوٗد الطیالسی نے **المسند** میں سعد بن ابی وقاص، حمید بن ہلال اور اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کی طاعون سے متعلق مرویات کو بیان کیا ہے۔[19] امام شافعی نے **المسند** میں طاعون سے متعلق احادیث کو **کتاب الطب** کے تحت ذکر کیا ہے۔[20] انھوں نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وہ معروف روایت بھی ذکر کی ہے جس کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ طاعون کی وجہ سے ملکِ شام سے واپس آ گئے تھے۔ انھوں نے **شوری** کے باب میں بھی اس روایت کا ذکر کیا ہے۔[21] امام ابن الجعد الجوھری نے اپنی **المسند** میں طاعون سے متعلق نہ صرف یہ کہ معروف احادیث ذکر کی ہیں بلکہ چند اُن اہم شخصیات کا ذکر بھی کیا ہے جن کا طاعون کے باعث انتقال ہوا۔[22] علامہ ابنِ حجر نے **فتح الباری** کی کتاب المرضى کے تحت طاعون اور دیگر وبائی امراض کے بارے میں روایات درج کی

---

[13] مالک بن انس، **الموطأ** (ابوظبی: مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية الإنسانية، ۱۴۲۵ھ)، ۳: ۱۳۱۳

[14] معمر بن راشد الازدی، **الجامع** (بیروت: توزيح المكتب الإسلامی، ۱۴۰۳ھ)، ۱۱: ۱۵۰

[15] سلیمان بن احمد الطبرانی، **المعجم**

[16] سلیمان بن احمد الطبرانی، **المعجم الصغیر** (اردن: الدار الاثرية، س ن)، ۱: ۱۶۱

[17] سلیمان بن احمد الطبرانی، **المعجم الاوسط** (قاہرہ: دار الحرمين، س ن)، ۲: ۱۰۵

[18] سلیمان بن احمد الطبرانی، **المعجم الکبیر** (الموصل: مكتبة العلوم والحكم، ۱۴۰۴ھ)، ۳:۲۱۱

[19] سلیمان بن داوٗد الطیالسی، **المسند** (مصر: دار هجر، ۱۴۱۹ھ)، ۱: ۱۳۰

[20] محمد بن ادریس الشافعی، **المسند** (لبنان: **دار الکتب العلمیة**، ۱۳۷۰ھ)، ۲: ۱۷۶

[21] نفس مصدر، ۴: ۶

[22] علی بن الجعد الجوہری، **مسند ابن الجعد**، تحقیق: عامر احمد حیدر (بیروت: مؤسسة نادر، ۱۴۱۰ھ)، ۱۸۷

ہیں۔ انھوں نے وبا اور بخار کے خاتمے کے لیے کی جانے والی دعا سے متعلق بھی الگ سے ایک باب تشکیل دیا ہے۔[23] علاوہ ازیں، **کتاب الطب** کے تحت طاعون زدہ علاقے میں عدمِ دخول پر روایات بھی پیش کی ہیں۔[24] انھوں نے طاعون سے متعلق لغوی مباحث، مدینہ منورہ میں طاعون کے داخل نہ ہونے اور اس مرض میں فوت ہونے والے مومن کو شہید کا رتبہ مل جانے سے متعلق بھی روایات ذکر کی ہیں۔[25] طاعون زدہ علاقے میں دُخول سے اِجتناب، وہاں سے خُروج کی ممانعت اور صاحبِ طاعون کے صبر کے بارے میں **مسند ابن ابی شیبہ** اور **مسند اسحاق بن راہویہ** میں روایات کی تکرار بھی نظر آتی ہے۔[26] امام احمد بن حنبل نے **المسند**،[27] محمد ابنِ حبان نے **صحیح ابن حبان**،[28] امام حمیدی نے **المسند**[29] اور امام ابو عوانہ نے **المستخرج** میں طاعون سے متعلق مختلف روایات ذکر کی ہیں۔[30]

iii- کتبِ فقہ:

کتبِ فقہ کے بعض ابواب میں بھی طاعون اور اسی نوعیت کے دیگر امراض سے متعلق بعض ضمنی اور جُزوی مباحث ملتے ہیں؛ اس کی ایک اہم مثال رفعِ طاعون کی وہ دعا ہے جسے علامہ ابنِ حجر عسقلانی نے بدعتِ حسنہ قرار دیا ہے۔[31] علامہ ابن عابدین شامی نے آٹھ اشخاص سے قبر میں سوالات نہ کیے جانے والی روایت سے متعلق فقہی بحث کو

23 احمد بن علی بن حجر العسقلانی، **فتح الباری** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۱ھ)، ۵: ۱۳۸

24 نفس مصدر، کتاب الطب، ۵: ۱۷۰

25 نفس مصدر، ۵: ۲۰۵

26 ابو بکر بن ابی شیبہ، **المسند** (ریاض: دار الوطن، ۱۹۹۷ء)، ۱: ۱۱۵-؛ ابن راہویہ، (م۲۳۸ھ)، **مسند إسحاق بن راهويه** (دارالکتب العربی، ۱۴۲۳ھ)، ۳: ۱۱۳

27 ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، المسند (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۱ھ)، ۳۲: ۴۸۰

28 محمد بن حبان، **الصحیح** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۸ء)، ۷: ۲۲۰

29 عبد اللہ بن زبیر الحمیدی، **المسند** (سوریا: دار السقا، ۱۹۹۶ء)، ۱: ۴۹۸

30 ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی، **المستخرج** (سعودیۃ: الجامعۃ الاسلامیۃ، ۱۴۳۵ھ)، ۱۵: ۴۴۶

31 محمد امین بن عمر ابن عابدین، **ردالمختار علی الدر المحتار** (بیروت: دار الفکر، ۱۴۱۲ھ)، ۲: ۱۸۳

آگے بڑھاتے ہوئے قرار دیا ہے کہ ان اشخاص میں ایک طاعون سے وفات پانے والا بھی شامل ہے۔[32] یاد رہے کہ علامہ علاؤ الدین حصکفی نے **الدر مختار** میں باب الشهداء کے تحت تین قسم کے شہیدوں میں طاعون سے وفات پانے والے کو بھی شمار کیا ہے۔[33] احمد بن محمد الطحطاوی نے **مراقي الفلاح** کے حاشیے میں طاعون کی وبا سے نجات کے لیے دو رکعت نفل ادا کرنے کا طریقہ ذکر کیا ہے اور اس موقع پر قنوت نازلہ کے پڑھے جانے کی فضیلت کو واضح کیا ہے۔[34] معروف فقیہ القرافی نے **الذخيرة** کی چھبیسویں نوع میں وبائی امراض اور طاعون سے راہِ فرار کے بارے میں اَحکاماتِ شرعیہ بیان کیے ہیں۔[35] الرجراجی نے مناهج التحصيل میں ایامِ طاعون کے دوران مفقود الخبر شخص کے بارے میں اَحکامات کی تفصیل بیان کی ہے۔[36]

2- وبائی امراض سے متعلق عربی ادب:

وبائی امراض سے متعلق عربی زبان میں موجود کتب دو اقسام پر مشتمل ہیں:

الف) وبائی امراض سے متعلق مکمل متن کے ساتھ دست یاب عربی کتب

ب) وبائی امراض سے متعلق ایسی عربی کتب جن کے متون دست یاب نہیں

الف) وبائی امراض سے متعلق مکمل متن کے ساتھ دست یاب عربی کتب:

مسلم علما و محققین نے مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں میں براہِ راست وبائی امراض سے متعلق جو کتب عربی زبان میں تحریر کیں اُن کا تجزیہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

---

32 نفس مرجع، ۲: ۱۹۱

33 نفس مرجع، ۲: ۲۵۲

34 احمد بن محمد الطحطاوی، **حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح شرح نور الايضاح** (بیروت: دار الكتب العلمية، ۱۴۱۸ھ)، ۳۷۷

35 ابو العباس شہاب الدین احمد بن ادریس القرافی، **الذخيرة** (بیروت: دار الفكر، س ن)، ۱۳: ۳۲۵

36 علی بن سعید الرجراجی، **مناهج التحصيل و نتائج لطائف التأويل في شرح المدونة وحل مشكلاتها** (بیروت: لبنان، دار ابن حزم، ۱۴۲۰ھ)، ۵۱

i- بذل الماعون فی فضل الطاعون:

معروف مفسر، محدث، فقیہ اور مؤرخ علامہ ابن حجر عسقلانی کی یہ تالیف علم و تحقیق کے میدان میں شاہ کار کی حیثیت رکھتی ہے۔ وبائی امراض، خصوصاً طاعون سے متعلق، یہ ایک جامع اور مستند کتاب ہے۔ ۴۴۴ صفحات پر مشتمل مذکورہ کتاب کا زیرِ مطالعہ نسخہ احمد عصام عبد القادر الکاتب کی تحقیق کے ساتھ **دار العاصمة** ریاض سے شائع ہوا ہے۔ محقق نے مقدمے کی ابتدا میں حمد و ثنا کے بعد حافظ ابن حجر العسقلانی کی تصانیف اور ان کی علمی وجاہت کا طائرانہ جائزہ لیا ہے۔[37] نیز یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی تین بیٹیاں طاعون کی وجہ سے انتقال کر گئیں۔[38] اس کتاب کے پانچ ابواب ہیں جن میں طاعون جیسے خطرناک مرض کے نقصانات، اس کی کیفیّت، اس کی اقسام کا تعارف اور علاج کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔[39] طاعون کی مندرجہ ذیل تین اقسام ذکر کی گئی ہیں:

ا- **الطاعون اللمفاوی الورمي:** اس میں مریض کے جسم پر ورم بنتا ہے جو عموماً بغل کے نیچے پیدا ہوتا ہے۔[40]

ب- **الطاعون الرثوي:** اس مرض میں مبتلا شخص کو قے آتی ہے اور تین یا چار دن کے اندر اندر اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

ج- **طاعون تعفن الدم:** اس میں مریض کی موت چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر واقع ہو جاتی ہے۔[41]

امراض سے تحفظ کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں دو طرح کے مفاہیم پائے جاتے ہیں: ایک مفہوم بیماریوں کے متعدی ہونے کا ہے اور دوسرا مفہوم غیر متعدی ہونے کا ہے؛ علامہ ابن حجر نے ان دونوں مفاہیم کا تقابل کیا ہے اور اُن میں تطبیق پیدا کی ہے۔[42] اس تقابل میں سابقہ علما، فقہا اور محققین کے اقوال کو درج کیا گیا ہے۔[43]

---

[37] احمد بن علی ابن حجر العسقلانی، **بذل الماعون فی فضل الطاعون** (ریاض: دار العاصمة، س ن)، ۵-۶

[38] نفس مرجع، ۹

[39] نفس مرجع، ۲۲- ۲۳

[40] نفس مرجع، ۲۳

[41] نفس مرجع، ۲۴

[42] نفس مرجع، ۲۶

[43] نفس مرجع، ۲۶- ۲۷

نیز مختلف وبائی امراض خصوصاً طاعون کے موضوع پر سابقہ ادوار میں جو کتب لکھی گئیں ان کا تعارف اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔[44]

کتاب کے ابواب کی فہرست دو طرح کی ہے۔ آغاز میں ایک دفعہ ابواب کی فہرست ذکر کر کے کتاب کے آخر میں ابواب کے ساتھ ساتھ فصول بھی بیان کی گئی ہیں۔[45] نیز کتاب کے عنوان اوراس کی تالیف کے اسباب کو مقدمے میں واضح کیا گیا ہے۔[46] کتاب کے عنوان کے بارے میں بھی مختلف نسخوں کے الفاظ مختلف ہیں۔ ایک نسخے میں بذل الماعون فی فوائد الطاعون جب کہ ایک دوسرے نسخہ میں بذل الماعون فی فضل الطاعون اور نسخہ عثمانیہ میں "فضل الماعون فی فضائل الطاعون" کے الفاظ وارد ہیں۔ ان نسخوں میں عنوان کے اختلاف کو تعارف کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔[47] کتاب کے تعارف میں سببِ تالیف اور منہجِ کتاب کو واضح کیا گیا ہے۔[48] محقق احمد عصام نے مختلف نسخوں کو یک جا کر کے جس حکمت سے کام لیتے ہوئے کتاب کی تصحیح کی ہے، اس اُسلوب کو بھی انھوں نے مقدمے کے آخر میں واضح کیا ہے۔[49] پھر مصنف کے مقدمے کو ذکر کیا گیا ہے۔[50] مقدمے کا زیادہ تر حصہ عناوین فہرست پر مشتمل ہے۔

کتاب کا باب اول في مبدأ الطاعون کے عنوان سے ہے جس کی چار فصلیں ہیں۔[51] ان فصول میں طاعون کی مختلف حیثیتوں کی وضاحت کی گئی ہے کہ کس طرح یہ مرض ایک ہی وقت میں عذاب، رحمت اور آزمائش کا درجہ رکھتا ہے۔ پہلی فصل في بيان كونه رجزا على من مضى ہے۔[52] ابن حجر اَسناد کے ساتھ طاعون کے نافرمان

---

[44] نفس مرجع، ۲۹۔۴۱

[45] نفس مرجع، ۴۲

[46] نفس مرجع، ۴۳۔ ۴۴

[47] نفس مرجع، ۴۳۔ ۴۴

[48] نفس مرجع، ۴۹۔۵۴

[49] نفس مرجع، ۵۴۔۵۶

[50] نفس مرجع، ۶۵

[51] نفس مرجع، ۵۵۔ ۷۱

[52] نفس مرجع، ۷۳

قوم پر عذاب کی صورت میں آنے کا ذکر کرتے ہیں۔ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے وہ دیگر کتب سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔[53] "إن هذا الوجع رجس و عذاب" کے الفاظ اور ایسے ہی مفاہیم پر مشتمل تمام روایات واحادیث کا احاطہ کرتے ہیں۔[54] احادیث کو سنداً ذکر کرکے اس پر محدثانہ انداز میں تبصرہ کرتے ہیں۔ پہلے باب کی فصل اول میں وہ ایک سند سے حدیث کو ذکر کرکے دوسرے طرق کا ذکر یوں کرتے ہیں: "وهكذا أخرجه الشيخان البخاري و مسلم من حديث شعبة و رواه الأعمش عن حبيب بن ابی ثابت و قال إبراهيم بن سعد عن أسامة و سعد جميعا أخرجه مسلم أيضا" [55] (اسی طرح بخاری و مسلم دونوں نے شعبہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن سعد نے اُسامہ اور سعد نے خود بھی اس کو روایت کیا ہے اور امام مسلم نے بھی اس حدیث کو نقل کیا)۔

دوسری فصل—ذکر البيان بأن الطاعون انما كا ن عذابا على الكفرة فيمن مضىٰ، لا على المسلمين منهم و أنه لمؤمنى من المسلمين شهادة و رحمة— هذا الامة رحمة و شهادة."[56] میں ذکر کردہ روایات سے اس بات کی صراحت ہوتی ہے کہ طاعون مسلمانوں کے لیے باعثِ رحمت اور کفار کے لیے عذاب ہے۔ تیسری فصل ذکر بيان الرجز المذكورومن نزل عليه کے زیرِ عنوان حضرت داؤدؑ کی قوم اور بنی اسرائیل کی طرف نازل ہونے والے عذابوں اور امراض کا تذکرہ کیا گیا ہے۔[57] اس کتاب کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ہر باب کی آخری فصل میں اس باب کی مختلف فصول میں استعمال ہونے والے مشکل کلمات کی توضیح و تشریح کی گئی ہے۔[58]

---

53 نفس مرجع، ۷۳

54 نفس مرجع، ۷۳–۷۷

55 نفس مرجع

56 نفس مرجع، ۷۹

57 نفس مرجع، ۸۳

58 نفس مرجع، ۸۹۔۹۱

دوسرا باب طاعون کی تعریف سے متعلق ہے۔[59] باب کا عنوان فی التعریفِ بہ ہیں۔ یہ باب نو فصول پر مشتمل ہے۔ اس کی پہلی فصل ذکر اشتقاقه میں طاعون کی وجۂ تسمیہ، اس کے مشتقات، لغوی ابحاث اور احادیث میں مذکور مختلف الفاظ کی توضیح و تشریح کی گئی ہے۔ فصل اول میں مختلف آئمۂ لغت کے اقوال کو ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں ابراہیم حربی، جوہری، ابنِ عربی، ابو الولید الباجی، ابن الاثیر اور ابن التین وغیرہ کے اقوال کی روشنی میں طاعون کی لغوی وضاحت کی گئی ہے۔[60] تمام اقوال ذکر کرکے ان میں ترجیح قائم کی گئی ہے۔ نیز ابو علی ابنِ سینا کی طاعون کے بارے میں تحقیق کو خصوصی طور پر درج کیا گیا ہے۔[61] دوسری فصل ذکر البيان الدال على أن الطاعون للوباء وأن إطلاقة عليه إنما هو بطريق المجاز لكو نه أخص منه کے عنوان سے قائم کی گئی ہے۔[62] اس میں صراحت کی گئی ہے کہ طاعون اور دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوں گے اور اس پر کئی احادیث موجود ہیں۔ اس میں احادیث و آثار کی روشنی میں طاعون زدہ شخص پر نمودار ہونے والے آثار وعلامات کو ذکر کیا گیاہے۔[63] تیسری فصل میں ذکر سیاق الأحاديث الواردة في أن الطاعون وخز الجن و الكلام عليها کے تحت احادیث درج کی گئی ہیں۔[64] چوتھی فصل—ذکر الجواب عن إشكال أورده بعضهم على هذا الحديث يريد القدح فيه مستنداً إلى أن أكثر الأمة يموتون بغير الطعن والطاعون، فلو ثبت الحديث لماتوا كلهم بأحدالأمر ين—یہ وضاحت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ کی اُمت کی اکثریت کی اموات طاعون کے بغیر قتل وغارت کے ساتھ واقع ہوں گی۔[65] پانچویں فصل ذکر بيان لفظة وقعت فى هذا الحديث ، حديث أبي موسىٰ

---

[59] نفس مرجع

[60] نفس مرجع، ۹۵– ۹۶

[61] نفس مرجع، ۹۸–۹۹

[62] نفس مرجع، ۱۰۱

[63] نفس مرجع، ۱۰۴

[64] نفس مرجع، ۱۰۹۔۱۱۰

[65] نفس مرجع، ۱۲۳

وغیرہ— علی ماقیل — فکثر السؤال عن معناھا کے عنوان سے ہے۔[66] چھٹی فصل میں اسی موضوع کے متعلق مضمون پر ذکر الدلیل علی أن الجن قد یسلطون علی الإنس بغیر الوخز في رمضان و في غیرہ فلا یستنکر تسلیطھم بالوخز، أن اللہ تعالی قد یدفع بعضھم عن بعضھم کے عنوان کے تحت وخز سے مراد شیطانی وسوسہ لے کر مختلف احادیث سے اس پر ثبوت پیش کیا گیا ہے۔[67] ساتویں فصل میں ذکر الحکمة في تسلیط الجن علی الإنس بالطاعون کے عنوان کے تحت محققین کے اقوال،جنات کی طاعون کے ذریعے انسانوں پر غلبے کی حکمت اور شیطانی وسوسوں کی ناپائیداری کی قرآنی آیات کے ذریعے حقیقت واضح کی گئی ہے۔[68] آٹھویں فصل میں شیطانی وسوسوں سے نجات کے لیے روحانی اوراد و اذکار اور ان اوراد سے شیطانی حملوں کو روکنے اور شیطان کے اثرات سے بچنے کے لیے سورۃ بقرہ، آیت الکرسی اور دیگر سورتوں کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔[69] آخری فصل میں مشکل لغات اور ان کے مفاہیم بیان کیے گئے ہیں۔

تیسرے باب في بیان کون الطاعون شھادة للمسلمین ورحمة میں دس فصول ہیں۔[70] پہلی فصل کا عنوان "فی سیاق الاحادیث الواردة فی ذلک "ہے۔اس کے تحت اُن احادیث کاذکر کیا گیا جن طاعون سے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔[71] دوسری فصل کا عنوان ذکر الدلیل علی أن الشھادة تحصل بالنیة وان لم یقع للمؤمن شيء من الخصال المذکورة ہے۔اس کے تحت امام مسلم،امام حاکم،امام نسائی اور امام احمد بن حنبل کی ذکر کردہ روایات سے شہادت کے حصول کے سے نیت کی توضیح کی گئی ہے۔[72] تیسری فصل میں شہید کا معنی اور شہید کی

---

[66] نفس مرجع،۱۳۵۔۱۵۰

[67] نفس مرجع،۱۵۱

[68] نفس مرجع،۱۵۳۔۱۵۵

[69] نفس مرجع،۱۵۶۔۱۷۱

[70] نفس مرجع،۱۷۸

[71] نفس مرجع،۱۷۹

[72] نفس مرجع،۱۸۷

وجہ تسمیہ کو بیان کیا گیا ہے۔[73] چوتھی فصل ذکر جواب من استشکل الدعاء بالشهادة مع أنه يسلزم تمكين الكافر منه، والقاعدة أن تمنى معصية الله لايجوز، وقتل المؤمن معصية کے عنوان کے تحت ذکر کی گئی ہے۔[74] پانچویں فصل میں شہدا کے درجوں میں پائے جانے والے فرق کی وضاحت کرنے کے لیے ذکر الدليل على أن بعض الشهداء أفضل من بعض کا عنوان قائم کیا گیا ہے۔[75] چھٹی فصل میں طاعون سے وفات پانے والے کو جنگ میں شہید ہونے والے کے مترادف قرار دے کر دلائل دیے گئے ہیں۔ مزید بر آں اس ابہام کو دور کیا گیا ہے کہ حکمی شہید کے مسائل سے اس کا حکم علاحدہ ہے۔[76] ساتویں فصل میں طاعون کے مرض سے درجۂ شہادت حاصل ہونے کی شرائط کو ذکر ما يشترط لتحصيل الشهادة بالطاعون کے تحت بیان کیا گیا ہے۔[77] آٹھویں فصل کو ذكر الجواب عن إشكال (وقع) في كون الطاعون شهادة أو رحمة کے عنوان سے قائم کیا گیا ہے۔[78] نویں فصل میں سابقہ مضمون میں پائے جانے والے مزید اشکالات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ دسویں فصل میں مشکل الفاظ کی تشریح کی گئی ہے۔

چوتھا باب طاعون والے علاقے میں داخل ہونے اور وہاں سے نکلنے کے احکامات سے متعلق ہے۔[79] اس کا عنوان في حكم (الخروج من) البلد الذي يقع بها الطاعون و الدخول إليها ہے۔[80] یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں طاعون زدہ علاقے میں داخل ہونے اور وہاں سے نکلنے سے متعلق احکامات کو ذکر کیا گیا

[73] نفس مرجع، ۱۹۰-۱۹۱

[74] نفس مرجع، ۱۹۳

[75] نفس مرجع، ۱۹۴

[76] نفس مرجع، ۱۹۶

[77] نفس مرجع، ۱۹۹-۲۰۳

[78] نفس مرجع، ۲۰۴

[79] نفس مرجع، ۲۲۹

[80] نفس مرجع، ۲۲۶

ہے۔فصل کا عنوان ذکر الزجر عن الخروج من البلد الذي يقع فيها الطاعون فرارا منه ہے۔[81] حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملکِ شام میں داخل ہونے سے رُکے اور طاعون زدہ علاقے کے بارے میں مہاجرین و انصار سے حکمِ شرعی دریافت کیا۔اس واقع کی تفصیل کوذکر قصة عمر رضی الله عنه في رجوعه من طريق الشام لما بلغه أن الطاعون بها، والبيان الواضح أن ذلک ليس من الفرار من الطاعون، ولا مخالفاً لما دلت عليه الأخبار الواردة في ذلک کے تحت بیان کیا گیاہے۔[82]تیسری فصل میں متاثرہ علاقے میں دخول وخروج کے حوالے سے حکمتوں کوذکر بيان الحکمة في النهي عن الخروج من البلد الذي وقع فيها الطاعون فرارا امنه کے عنوان کے تحت بیان گیاہے۔[83] چوتھی فصل میں مشکل الفاظ کی تشریح کی گئی ہے۔پانچویں اور آخری باب میں طاعون کے وقوع کے بعد مشروع امور کے بارے میں گفت گو کی گئی ہے ۔[84]یہ باب پانچ فصول پر مشتمل ہے۔کتاب کے آخر میں علماو محدثین کی طاعون کے بارے میں آرا کو درج کیا گیاہے۔[85]نیز کتاب کے آخر میں قرآنی آیات،اَعلام اور اَماکن وغیرہ کی فہارس کو درج کیا گیاہے۔[86]

ii-منهج الإسلام فی مواجهة أوبئه العصر ألفلونزا الخنازيز– الطاعون:

ڈاکٹر احمد علی سلیمان کی یہ تالیف اکاون صفحات پر مشتمل ہے۔یہ کتاب اس وقت تحریر ہوئی جب انفلونزا الخنازیر کی وجہ سے عالم مضطرب تھا۔مؤلف کے بقول اس وبا کو کالی موت کہا گیاہے اوراس وبا کا سبب اکلِ خنزیر قرار دیا گیا۔یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کی قسم اول میں خنزیر کے گوشت کھانے کی حرمت،اس کے گوشت میں پائی جانے

---

81 نفس مرجع،۲۲۹– ۲۳۴
82 نفس مرجع،۲۴۱– ۳۰۱
83 نفس مرجع،۳۰۲
84 نفس مرجع،۳۱۳
85 نفس مرجع،۳۷۱– ۳۸۴
86 نفس مرجع،۳۸۹– ۴۴۴

والی قباحتوں اور اس کی جسمانی ساخت کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔[87] نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خنزیر کے گوشت سے کئی امراض جنم لیتے ہیں۔[88] اِن میں بیکٹریا، وائرس اور دیگر جراثیم سے جنم لینے والے امراض شامل ہیں۔[89] دوسری قسم منهج الإسلام المثالي في التعاطی مع الطاعون ہے۔اس قسم میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت کا طاعون پرندوں اور خنازیر سے پھیلا۔اس طاعون کو متعدد نام دیے گئے۔ان میں سے ایک اہم نام الموت الاسود تھا۔[90] شروع میں طاعون کی وبا میں حفاظتی تدابیر اپنانے سے متعلق مسلم علماوفقہا کی آرا، طاعون کے متعدی ہونے سے متعلق مختلف اطبا کی آرااور لفظ طاعون کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کی گئی ہے۔[91] طاعون کے پھیلنے کی متعدد وجوہات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔[92] اطبا کے بقول یہ تیز رفتار متعدی مرض ہے جو انسانوں اور حیوانات کے مشترک امراض سے پیدا ہوا اور پھیلا۔ چوہے اور مچھر نے اس کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کیا۔ مچھر اس بیکٹریا کو کسی شخص کے جسم میں داخل کرتا ہے جس کی وجہ سے مریض کا معدہ بند ہو جاتا ہے، اس کو شدید بھوک محسوس ہوتی ہے، بیکٹریا اس کے خون کو چوستا ہے اور اس کو سیر ابی نہیں ہوتی۔[93] اس کے علاوہ مؤلف طاعون کی تین اقسام بیان کی ہیں:

الف) الطاعون الدملي: یہ طاعون کی سب سے عام قسم ہے۔

ب) الطاعون الرئوي: طاعون کی یہ قسم سب سے زیادہ خطرناک ہے کیوں کہ اس کا پھیلاؤ اور انتشار بڑی تیزی سے ہوتا ہے۔[94]

---

[87] احمد علی سلیمان، **منهج الإسلام فی مواجهة أوبئة العصر ألفلونزا الخنازيزالطاعون** (مكتبة الأديب كامل كيلانى،۲۰۰۹ء)،۸– ۹

[88] نفس مرجع،۱۷۔۱۸

[89] نفس مرجع،۱۷۔۱۸

[90] نفس مرجع،۱۲۶

[91] نفس مرجع،۲۸

[92] نفس مرجع،۲۹

[93] نفس مرجع

[94] نفس مرجع،۳۲

ج) الطاعون التسممی: یہ طاعون مرض کے منتقل ہونے میں الطاعون الدملي کے مشابہ ہے۔[95]

علاوہ ازیں طاعون کی وبا میں اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے صفائی و ستھرائی سے متعلق اسلامی اَحکامات کو بیان کیا گیا ہے۔ صفائی کے متعلق قرآنی آیات کو ذکر کر کے اسلام کے نظامِ نظافت کو واضح کیا گیا ہے۔ وضوو طہارت کے بارے میں آیات و احادیث کو بیان کرنے کے بعد اس بات کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ اسلام دینِ فطرت ہے اور عبادات کی ادائی سے پہلے ظاہری بدن کی طہارت کا اہتمام کرنے کی طرف مسلمان کو متوجہ کرتا ہے۔[96] اسی ضمن میں ناک میں پانی ڈالنے، ہاتھوں کرنے اور دانتوں کو صاف کرنے کے نہ صرف بہت سے فوائد بیان کیے گئے ہیں بلکہ ان چیزوں کو رضائے الٰہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔[97] وبائی امراض سے متعلق اسلامی احکامات میں دوسری اہم چیز الحجر الصحی یعنی قرنطینہ ہے۔ اس کی توضیح بھی احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں کی گئی ہے۔[98] طاعون زدہ علاقے میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کی ممانعت کو عربی میں الحجر الصحي اور موجودہ صورتِ حال میں قرنطینہ کہا جاتا ہے جس کی ایک شکل لاک ڈاؤن ہے۔ وبا کی روک تھام میں اس کا بہت اہم کردار ہے۔ اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ملکِ شام سے واپس لوٹنے کی روایت کو خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔[99] کتاب کے آخر میں طاعون پر صبر کرنے اور طاعون زدہ شخص کے لیے شہید کا اجر ملنے ایسی روایات، اور سابقہ دور میں بنی اسر آئیل پر آنے والے طاعون کا ذکر کیا گیا ہے۔[100]

iii- كتاب فيه ذكر الوباء والطاعون:

یہ ابو المظفر جمال الدین یوسف بن محمد بن مسعود بن محمد السرمری کی تالیف ہے۔ تعلیق اور احادیث کی تخریج کا کام شوکت بن رفقی بن شوکت نے انجام دیا ہے۔ کتاب کے صفحات ایک سو اٹھائیس ہیں۔ مقدمہ اور طاعون

---

95 نفس مرجع

96 نفس مرجع، ۳۵-۳۶

97 نفس مرجع، ۳۸

98 نفس مرجع، ۳۸

99 نفس مرجع، ۳۹- ۴۰

100 نفس مرجع، ۴۲-۴۳

سے متعلق احادیثِ نبویہ کو بیان کرنے کے بعد مختلف اطبا کے اقوال درج کیے گئے ہیں۔[101] ھل للأسباب تأثیر فی بعض الأمور کے عنوان سے اس بارے میں دلائل ذکر کیے ہیں کہ ہر چیز مشیتِ خداوندی کے تحت سرانجام پاتی ہے۔[102] طاعون کے متعدی اور غیر متعدی ہونے سے متعلق بھی بڑی تفصیل کے ساتھ گفت گو کی گئی ہے۔[103]

iv- مایفعله الأطباء والداعون بدفع شر الطاعون:

علامہ مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی کی یہ کتاب ۵۳/ صفحات پر مشتمل ہے اور خالد بن العربی مدرک کی تقدیم وتعلیق کے ساتھ دار البشائر الاسلامیہ سے ۱۴۲۱ھ میں شائع ہوئی۔ کتاب کے آغاز میں علماکرام کے دونوں طرح کے اقوال ذکر کیے گئے ہیں کہ طاعون کا علاج کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ کتاب کے پہلے چونتیس صفحات مفقود ہیں۔ اس بارے میں علما کا اختلاف چلا آرہا ہے کہ طاعون کی وبا میں دوا اور ذکر و اذکار مفید ہیں یا نہیں؟ جن علماء کا مؤقف ہے کہ دوا فائدہ مند نہیں اُن میں علامہ ابن قیم اور علامہ جلال الدین السیوطی ایسے معتبر علما کی آرا ذکر کی گئی ہیں۔[104] جن علما کی رائے ہے کہ طاعون قابلِ علاج ہے اُن کے مؤقف کی تائید میں ایک شعر ذکر کیا گیا ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ ہر بیماری کی دوا ہے۔[105] طاعون کے پیدا ہونے کے سبب کے حوالے سے علما و اطبا کی آرا ذکر کی گئی ہیں۔ اکثر کا قول ہے کہ یہ خون میں ہیجان کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اطبا ہوا کے جوہر کے فساد کو اس کا بنیادی سبب قرار دیتے ہیں۔ ابنِ سینا کا قول بھی یہی ہے۔ اہلِ شرع ان نظریات کو باطل قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زمین بڑی فسیح و عریض ہے اور ہوا میں فساد کی باتیں بے بنیاد ہیں۔[106] مسلم علما طاعون کے پیدا ہونے کا بنیادی سبب معصیت اور نافرمانی کو قرار دیتے ہیں۔ اس پر یہ

---

[101] یوسف بن محمد بن مسعود بن محمد السرمری، **کتاب فیه ذکر الوباء و الطاعون**(عمان:الدار الاثریة، ۲۰۰۵ء)، ۲۱-۲۷

[102] نفس مرجع، ۲۷

[103] نفس مرجع، ۴۹-۵۰

[104] علامہ مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی ، **مایفعله الأطباء والداعون بدفع شر الطاعون**(بیروت: دار البشائر الإسلامیة، ۱۴۲۱ھ)، ۳۶

[105] نفس مرجع

[106] نفس مرجع، ۳۸

طور دلیل سورۃ الشوریٰ کی آیت اور ابنِ ماجہ، حاکم، مسلم، ابو یعلیٰ، بیہقی وغیرہ کی روایات بیان کی گئی ہیں۔[107] پچھنے لگوانے اور حجامہ کو طاعون کے مرض سے نجات حاصل کرنے کا اہم سبب قرار دیا گیا ہے۔ مزید بر آں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کئی اطبا اس مرض کے دموی ہونے کی وجہ سے حجامہ کرانے سے منع کرتے ہیں۔ اس کے علاج کے دیگر طریقے بھی ذکر کیے گئے ہیں۔[108] طاعون کے علاج کا سب سے اہم ذریعہ تسبیحات و اذکار قرار دے گئے ہیں۔[109] بعض عارفین کے اقوال بھی ذکر کیے گئے ہیں، مثلاً یہ کہ آیتِ کریمہ ۱۳۶ بار پڑھنے سے وبا اور طاعون سے نجات مل جاتی ہے۔[110] آخر میں انھوں نے شعرا کے چند اشعار بہ طور نصیحت بیان کیے ہیں۔

v- الرسوخ:

کرونا جیسے متعدی مرض پر کئی مؤلفین کی نگارشات کو جمع کر کے **کتاب الرسوخ** کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کے حصّۂ اول میں جن مؤلفین کی عبارات اور کالموں کو شامل کیا گیا ہے اُن میں سعید شبار، ادریس ابن الضاویۃ، سعید بیہی، عبد المغیث، عبد القادر بطار، یونس بو علام، کریج کونسدین، ابراہیم کریدیہ اور بوشعیب شکیر شامل ہیں۔ کتاب کے نظم و نسق میں خلیل بن الشھبہ اور خلید اکدارد نے کردار ادا کیا ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ چوں کہ کتاب میں متعلقہ فنون کے ماہرین کی تحقیقات جمع کی گئی ہیں اس وجہ سے اس کو رسوخ کہا گیا ہے۔ یہ افراد علمی میدان میں راسخین کے رتبے میں ہیں اس لیے کتاب کا نام الرسوخ رکھا گیا ہے۔[111] الدکتور سعید شبار کا موضوع کورونا و استعادة مفهوم الإنسان و القيم الإنسانيةہے۔ یہ المجلس العلمي المحلي لبني ملال کے رئیس ہیں۔[112] ان کے رسالے کا خلاصہ ایک جملے میں بیان کیا گیا ہے کہ انسانیت کو چاہیے کہ وہ اطمینانِ قلبی، آپس میں تعاون، کفالت اور دوسروں کے لیے خیر و محبت کے جذبات پیدا کرے۔ نیز لالچ اور اسراف و تبذیر سے اِجتناب

---

107 نفس مرجع، ۳۹

108 نفس مرجع، ۴۶

109 نفس مرجع، ۴۷

110 نفس مرجع، ۴۸

111 مجموعة من المؤلفين، **كتاب الرسوخ قصه الشامل مع كرونا** (المنتقیٰ، ۲۰۲۰ء)، ۵،
https://almontaqa.com/%d8%a7%d9%84%d8%b1%d8%b3%d9%88%d8%ae-2020/,date:15,4,2020

112 نفس مرجع، ۱۷

کرے۔[113] ادریس ابن الضاویۃ المجلس العلمي المحلی للعرائش کے رئیس ہیں۔ان کا رسالہ فقه امتحان الابتلاء وما يقتضيه حسن الاعتقاد و الائتساء کے عنوان سے ہے جو کہ ۱۹ سے ۲۵ صفحات تک محیط ہے۔ اس میں جن اہم اُمور کا ذکر کیا گیا ہے ان میں ایک بات یہ ہے کہ مومن کو اگر تکلیف پہنچتی یا خیر ملتی ہے تو اس کے لیے دونوں میں بھلائی ہے۔وہ تکلیف پر صبر اور خیر کے ملنے پر شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے۔[114] تمام لوگوں اور بالخصوص نوجوانوں کو پیغام دیا گیا ہے کہ وہ اس خوف ناک عالمی وبا کے وقت قدرت کی پوشیدہ اور ظاہری نعمتوں اور برکتوں کو مدِّ نظر رکھیں۔سعید بیہی کا رسالہ تعالحی الحجر الصحی لاینافی الرضا بالقضا نفثة مصدور بسبب التهييج للخروج من الحجر الصحی ہے۔ان کا مضمون کتاب کے ص۲۶ تا ۳۳ تک ہے۔یہ الحي الحسني کی المجلس العلمي المحلي کے رئیس ہیں۔اس رسالے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کرونا ایسی وبا کی صورت میں ظاہری اسباب کو ترک کر دینا ہرگز دانش مندی نہیں ہے اور اس وبا کے خاتمے کے لیے اجتماعی طور پر اکٹھے ہو کر دعا کرنا بھی درست نہیں بلکہ سماجی فاصلہ برقرار رکھا جائے۔[115] عبد القادر بطار کے رسالے کا نام"حسن الظن بالله فی زمن الحجر الصحی لالاستغلال مشاعر العامة فی زمن الطوارى الصحية"ہے۔ان کا مضمون ۴۰ سے ۴۷ تک محیط ہے۔ اس رسالے میں کرونا کی وبا کے موقع پر توبۃ النصوح، اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے اسماء گرامی کا ذکر کرنے پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔[116] یونس بو علام کے رسالے"اثر الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم وبركتها دفع البلاء و النجاة من المصائب"ہے۔ان کا مضمون ۴۸ سے ۶۲ تک ہے۔اس رسالے میں اقوالِ محدثین اور علمائے عظام کی کتب میں مذکورہ فضائلِ درود بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اس کی برکت سے وبا، تکالیف اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔[117] کریج کونسدین کا رسالہ"هل يمكن لسلطة الصلاة

---

113 نفس مرجع،۱۶۔۱۷

114 نفس مرجع،۲۱۔۲۲

115 نفس مرجع،۳۲

116 نفس مرجع،۴۶

117 نفس مرجع،۵۶۔۵۹

وحدها وقف جائحة مثل كرونا ؟حتى النبى محمد كان له راى آخر "ہے۔اس کا عربی ترجمہ بوشعیب شکیر نے کیا ہے۔ آج کروناوائرس سے احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے جو اطبا ہاتھوں اور جسم کی طہارت و نظافت کا کہہ رہے ہیں اس رسالہ میں ان احکامات کا ثبوت احادیث کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔[118]علاج و معالجہ اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کے بارے میں احادیثِ نبویہ کو بہ طورِ استدلال لایا گیا ہے۔[119] آخری مضمون ابراہیم کریدیہ کا ہے۔جس کا عنوان"شهادات تاريخية عن ضربات الطاعون الاسود لسنة ۷۴۹ھ/۱۳۴۸ء"ہے۔
مذکورہ مضمون میں طاعون اسود اور اس کی وجہ سے ہونے والی تباہی کے مناظر بیان کرتے ہوئے اس صورتِ حال کو واضح کیا گیا ہے کہ کس طرح یہ وبا دوسرے علاقوں کی طرف منتقل ہوئی۔ نیز اس طاعون کی وجہ سے اس دور میں مرنے والوں کے ممالک کے پسِ منظر میں اعداد و شمار بیان کیے گئے ہیں۔[120]مزید اس بارے میں بھی تبصرہ کیا گیا ہے کہ کس صدی میں کہاں کہاں وباعام ہوئی۔[121] الغرض **کتاب الراسخ** وبائی امراض کے تعارف، تاریخ اور حفاظتی تدابیر کے بارے میں اہم معلومات پر مشتمل ہے۔

vi- الرسوخ:

کرونا جیسے متعدی مرض پر کئی مؤلفین کی نگارشات کو جمع کرکے **کتاب الرسوخ** کو ترتیب دیا گیا ہے۔اس کے حصّہ دوم میں جن مؤلفین کی عبارات اور کالموں کو شامل کیا گیا ہے اُن میں عبد القادر بطار، عبد المغیث بصیر، احمد العمرانی، عبد اسلام العلوی البلغتی، حمید لحمر، محمد البشاری اور ابراہیم کریدیۃ شامل ہیں۔ عبد القادر بطار کے مضمون کا عنوان "تعاضد العلم والدین فی مواجہۃ وباء کورونا" ہے۔[122] عبد المغیث بصیر کے مضمون کا عنوان "احذروا فیروس

---

118 نفس مرجع،۶۵

119 نفس مرجع

120 نفس مرجع،۶۸۔۷۰

121 نفس مرجع،۷۱۔۷۲

122 مجموعة من المؤلفين،**كتاب الرسوخ قصه الشامل مع كرونا**(المنتقى،۲۰۲۰ء)،۲۱،

https://almontaqa.com/%d8%a7%d9%84%d8%b1%d8%b3%d9%88%d8%ae-2020/,date:15,4,2020

الاشاعۃ کما تحذرون فیروس کورونا" ہے ۔[123] احمد العمرانی کے مضمون کا عنوان "من وباء کورونا۔۔ اسئلۃ الابتلاء والحجر الصحی" ہے۔[124] عبدالسلام العلوی البلغیثی کے مضمون کا عنوان "کرونا اجتنح بمعن و منع" ہے۔[125] حمید لحمر کے مضمون کا عنوان "فاعلیۃ القواسم الانسانیۃ المشترکۃ فی مواجہۃ کورونا" ہے۔[126] محمد البشاری کے مضمون کا عنوان "رمضان یسمو علی زمن کورونا: انت۔ النقطۃ الفارقۃ" ہے۔[127] ابراہیم کریدیۃ کے مضمون کا عنوان "الطاعون الکبیر بالمغرب۔۔ ماشبہ الیوم بالبارحۃ؟" ہے۔[128]

vii– تخاف من کرونا؟: تعرف علی الطاعون:

ارفع صوتک کی ویب سائٹ پر یہ عمران الدقیمی کی تحریر ہے۔ مؤلف نے اپنی تحریر کے آغاز میں طاعون کی وبا کی خطرناک صورت حال کو بیان کرتے ہوئے موجودہ وائرس کو اس کی ایک قسم قرار دیا ہے۔[129]

ب۔ وبائی امراض سے متعلق ایسی عربی کتب جن کے متون دست یاب نہیں:

وبائی امراض سے متعلق بعض عربی کتب ایسی ہیں جن کے متون دست یاب نہیں البتہ مختلف کتبِ فہارس میں ان کے تذکار مختلف طرق واسالیب میں موجود ہیں۔ ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

---

123 نفس المرجع، ۲۹

124 نفس المرجع، ۳۵

125 نفس المرجع، ۸۴

126 نفس المرجع، ۹۲

127 نفس المرجع، ۱۰۱

128 نفس المرجع، ۱۱۱

129 عمران الدقیمی، "تخاف من کرونا؟: تعرف علی الطاعون"، ارفع صوتک، ۲۵/مارچ، ۲۰۲۰ء
https://www.irfaasawtak.com/world/2020/03/25/%D8%AA%D8%AE%D8%A7%D9%81-%D9%83%D9%88%D8%B1%D9%88%D9%86%D8%A7%D8%9F-%D8%AA%D8%B9%D8%B1%D9%81-%D8%A7%D9%84%D8%B7%D8%A7%D8%B9%D9%88%D9%86,date:25,3,2020s

i. کتاب الطواعین:

یہ تیسری صدی ہجری کے ایک معتبر مؤرخ عبد اللہ بن محمد بن عبید اللہ بن ابن ابی الدنیا الشافعی کی تالیف ہے۔اس کا ذکر امام الذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے **السیر**، ابن الندیم نے **الفہرست** اور علامہ البغدادی نے **الھدیة** میں کیا ہے۔ **کتاب الطواعین** سے بہ طورِ مصدر حافظ ابنِ حجر العسقلانی نے اِستفادہ کیا ہے۔[130]

ii. خلاصة ما يحصل عليه الساعون في أدوية دفع الوباء والطاعون:

یہ محمد بن فتح اللہ بن محمود بن محمد بن حسن الحلبی البیلونی کی تالیف ہے۔**کشف الظنون** اور **معجم المؤلفین** ایسی معتبر کتبِ فہارس میں اس کا ذکر ملتا ہے۔[131]

iii. جزء في الطاعون:

اس کے مؤلف ابو نصر تاج الدین عبد الوہاب بن علی بن عبد الکافی السبکی ہیں، البتہ **بذل الماعون** کے محقق احمد عصام نے اس کتاب کے وجود کا انکار کیا ہے۔[132]

iv. جزء في الطاعون:

تاج الدین سبکی کے علاوہ **جزء فی الطاعون** کے عنوان سے ابو عبد اللہ شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن محمود الحنبلی کی تالیف ہے۔ان کا ذکر حاجی خلیفہ نے **کشف الظنون** میں کیا ہے۔عمر کحالہ کی **معجم المؤلفین** اور خیر الدین الزرکلی کی **الأعلام** میں بھی ان کی کتاب کا ذکر ملتا ہے۔حافظ ابن حجر العسقلانی نے **بذل الماعون** میں اس کو طاعون پر لکھی گئی اہم تصانیف میں شمار کیا ہے۔[133]

---

130 العسقلانی، **بذل الماعون**،۳۲

131 نفس مرجع،۳۹

132 نفس مرجع

133 نفس مرجع،۳۴

v. جزء في الطاعون:

اس نام کی مزید ایک تالیف ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن بہادر بن عبد اللہ المصری الشافعی کی ہے۔**کشف الظنون** میں حاجی خلیفہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔حافظ ابن الحجر العسقلانی نے چند ایک مقامات پر اسے بہ طور مصدر استعمال کیا ہے جب کہ البغدادی نے **الھدیة** میں ان کی تالیف کا ذکر نہیں کیا۔[134]

vi. الأدعية المنتخبة والأدوية المجربة:

یہ کتاب عبد الرحمٰن بن محمد البسطامی کی ہے۔ یہ دواؤں کے بارے میں مختصر تالیف ہے۔مؤلف نے اسے ۸۳۳ہجری میں عید الفطر کی رات مرتب کیا۔پانچ ابواب پر مشتمل ہے اور ان تمام میں طاعون کے مباحث ہیں۔[135]

vii. حل الحبا لارتفاع الوباء:

یہ ابو عبد اللہ ولی الدین محمد بن احمد بن عثمان الدیباجی الملوی کی تالیف ہے۔اس کا ذکر البغدادی نے **الھدیه** میں،عمر کحالہ نے **معجم المؤلفین** اور حافظ ابن الحجر العسقلانی نے **بذل الماعون** میں کیا ہے۔[136]

viii. تحفة النجباء بأحكام الطاعون والوباء:

طاعون اور وبا کے بارے میں یہ ایک مختصر رسالہ ہے۔ اس کے مؤلف محمد بن علی ابنِ طولون الدمشقی ہیں۔**کشف الظنون** میں حاجی خلیفہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔[137]

ix. راحة الأرواح في دفع عاهة الأشباح:

یہ احمد بن سلیمان بن کمال پاشا کی تالیف ہے۔مؤلف کے مقدمے اور چند ابواب پر مشتمل ہے۔[138] **بذل الماعون فی فضل الطاعون** میں اس کا ذکر ملتا ہے۔[139]

---

[134] نفس مرجع

[135] حاجی خلیفہ مصطفیٰ بن عبد اللہ،**کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون** (بغداد: مکتبة المثنیٰ، ۱۹۴۱ء)، ۱: ۴۹

[136] بذل الماعون فی فضل الطاعون، ۳۲۔۳۳

[137] حاجی خلیفہ جلبی، **كشف الظنون عن اسامی الكتب والفنون** ،۱/۳۶۷

x. رسالة في الطاعون و جواز الفرار عنه:

یہ مختصر رسالہ ادریس البدلیسی کا ہے۔[140] طاعون کا تعارف پیش کر کے اس سے اِجتناب کا حکمِ شرعی واضح کیا گیا ہے۔

xi. رسالة الوباء و جواز الفرار منه (عنه)

یہ کتابچہ قاضی مصلح الدین مصطفیٰ بن اوحد الدین الیار حصاری کا ہے۔**بذل الماعون فی فضل الطاعون** میں اس کا ذکر ملتا ہے۔[141]

xii. تحفة الراغبين فی بيان أمر الطواعين

یہ شیخ الاسلام قاضی زکریا ابن محمد بن محمد زکریا الانصاری السنیکی المصری کی کتاب ہے۔اس کا ایک نسخہ تیموریہ میں موجود ہے۔**بذل الماعون فی فضل الطاعون** میں اس کا ذکر آیا ہے۔[142]

xiii. الاباء عن مواقع الوباء

یہ ادریس بن حسام الدین علی البدلیسی کی تالیف ہے۔ **بذل الماعون فی فضل الطاعون** میں اس کا ذکر ملتا ہے۔[143]

xiv. طلسم العون فی الدواء والصون عن الطاعون والوباء

اس کتاب میں وبائی امراض بالخصوص طاعون سے بچنے کا علاج اور طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ ایاس نامی شخص کی تالیف ہے۔[144]

---

138 نفس مرجع،ا: ۸۲۹

139 العسقلانی،**بذل الماعون**،۳۷

140 حاجی خلیفہ جلبی، **کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون**،ا: ۸۷۶

141 العسقلانی،**بذل الماعون**،۳۶

142 نفس مرجع،۳۷

143 العسقلانی،**بذل الماعون**،۳۷

xv. ماروواہ الواعون في أخبار الطاعون:

یہ حافظ جلال الدین السیوطی کی تالیف ہے۔ اس میں حافظ ابنِ حجر العسقلانی کی **بذل الماعون** کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔[145] اس کا ایک نسخہ حلب یونی ورسٹی میں "المقامة الدرية في الطاعون الذي وقع في البلاد الرومية و الحلبية والشامية والمصرية " کے تحت محمد جار اللہ بن عبد العزیز ہاشمی کے خط کے ساتھ ملا ہے۔

xvi. الطاعون الذي أصاب الجزائرفي وقته:

یہ ابنِ حمادوش کی تالیف ہے۔[146]

xvii. تحفة السامع القارئ في بيان داء الطاعون البقري الساري:

یہ حسن پاشا محمود الطبیب کی تالیف ہے۔ ۱۳۰۱ھ میں پہلی دفعہ جب کہ ۱۳۱۰ھ میں دوسری دفعہ اس کی طباعت ہوئی۔[147]

xviii. خلاصة الظنون في أحوال الطاعون:

یہ کتاب محمد آفندی کی ہے۔ مؤلف بنیادی طور پر طبیعات اور کیمیا کے مدرس رہے ہیں۔ کتاب ہذا ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۴م کو طبع ہوئی۔[148]

xix. رسالة في الطاعون اور رساله في علاج الطاعون:

یہ دونوں رسائل محمد آفندی شافعی کے ہیں۔ موصوف نے ان میں طاعون کے تعارف کے علاوہ اس کے علاج کے طریقے بیان کیے ہیں۔[149]

---

144 حاجی خلیفہ جلبی، **کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون**، ۲: ۱۱۱۵

145 نفس مرجع، ۲: ۱۵۷۴

146 ابوالقاسم سعد اللہ، **تاریخ الجزائر، الثقافی** (الجزائر: دار البصائر للنشر و التوزیع، ۲۰۰۷ء)، ۲: ۴۳۱

147 ادوارد کرنیلیوس فاندیک، **اکتفاء القنوع بما هو مطبوع**، تحقیق: السید محمد علی البیلاوی (مصر: الهلال، ۱۳۱۲ھ)، ۴۴۷

148 یوسف بن الیان بن موسیٰ سرکیس، **معجم المطبوعات العربية والمعربة** (مصر: سرکیس، ۱۳۴۶ھ)، ۲: ۱۵۶۴

xx. تحقیق الظنون بأخبار الطاعون:

یہ کتاب شیخ مرعی ابن یوسف الکرمی کی ہے۔[150] **بذل الماعون فی فضل الطاعون** میں اس کو کتب طاعون میں ذکر کیا ہے۔[151]

xxi. تسلیة الواجم في الطاعون الهاجم:

یہ تالیف عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن داوٗد دمشقی حنبلی کی ہے۔[152] علامہ ابن حجر عسقلانی نے **بذل الماعون فی فضل الطاعون** میں اس کا ذکر کیا ہے۔[153]

xxii. وصف الدواء فی کشف آفات الوباء:

یہ شیخ عبد الرحمن بن محمد بن علی بن احمد بن محمد الانطاکی الحنفی کی تالیف ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے **بذل الماعون فی فضل الطاعون** میں اس کو طاعون کی مصادر کتب میں شمار کیا ہے۔[154]

xxiii. مختصر بذل الماعون:

ابوزکریا شرف الدین یحیٰ المصری الشافعی حافظ ابن الحجر العسقلانی کے معتبر تلامذہ میں سے تھے۔ انھوں نے اپنے اُستاد کی **بذل الماعون** کا خلاصہ تحریر کر کے اس کا نام **مختصر بذل الماعون** رکھ دیا۔ **کشف الظنون** اور **معجم المؤلفین** میں اس خلاصے کا ذکر ملتا ہے۔[155]

---

149 نفس مرجع،۲: ۱۵٦۷

150 اسماعیل بن محمد امین، **ایضاح المکنون في الذيل على کشف الظنون** (بیروت: دار احیاء التراث العربی، س ن)،۳: ۲٦٦

151 العسقلانی، **بذل الماعون**،۳۹

152 اسماعیل بن محمد امین، **إيضاح المکنون فی الذيل على کشف الظنون**۳: ۲۸۷

153 العسقلانی، **بذل الماعون**،۳۵

154 نفس مرجع

xxiv. جهاز المعجون فی الخلاص من الطاعون:

یہ مستقیم زادہ رومی سلیمان کی تالیف ہے۔ اس میں طاعون سے نجات حاصل کرنے کے طریقے مذکور ہیں۔[156] علامہ ابن حجر عسقلانی نے بذل الماعون فی فضل الطاعون میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔[157]

xxv. حسن النبا فی جواز التحفظ من الوباء:

یہ سیّد محمد بن محمد اول بن حسین التونسی الحنفی کی تالیف ہے۔ صاحبِ تالیف ابنِ بیرم الثانی کے نام سے مشہور ہیں۔ [158]

xxvi. اتحاف المنصفین و الأدبا بمباحث الاحتراز عن الوباء:

یہ حمدان بن عثمان خواجہ الجزائری الحنفی کی تالیف ہے۔[159]

xxvii. جواب الوزیر فی حرمة امتناع الحاج عن دخول مكة عند الوباء الكبیر(الكثیر):

یہ عبدالحمید بن عمر نعیمی بن احمد بن محمد سعید الخرپوتی الرومی الحنفی کی تالیف ہے۔[160]

xxviii. سر الساعون في دفع الطاعون:

مصطفی بکری جنھوں نے **الابتهالات السامیة** تحریر کی ہے، وہی اس کے بھی مؤلف ہیں۔ اس میں طاعون سے حفاظت کے طرق ذکر کیے گئے ہیں۔[161] **بذل الماعون فی فضل الطاعون** میں اس کا ذکر ہے۔[162]

---

155 اسماعیل بن محمد امین، **إیضاح المكنون فی الذیل علی كشف الظنون**۳: ۲۸۷

156 نفس المرجع

157 العسقلانی، **بذل الماعون**،۴۰

158 نفس المرجع

159 نفس المرجع

160 م-ن

161 اسماعیل بن محمد امین، **إیضاح المكنون فی الذیل علی كشف الظنون**،4: ۱۰

162 العسقلانی،**بذل الماعون**،۴۰

xxix. السر المصون في إخبار الطاعون:

طاعون سے متعلق معلومات اور اس سے تحفظ پر مبنی یہ کتاب شیخ مقدسی کی ہے۔[163]

xxx. الطب المسنون في دفع الطاعون

یہ کتاب ابن ابی جملہ التلمسانی احمد بن یحییٰ کی ہے۔[164] اس کا ذکر حافظ ابن الحجر نے **بذل الماعون** میں کیا ہے۔**الطب المسنون** کے مؤلف کا وصال بھی طاعون کی وبا سے ہوا۔[165]

xxxi. عمدة الأدباء في دفع الطاعون والوباء:

یہ محمد بن احمد بن الشرف الششتری الشافعی کی تالیف ہے جس میں انھوں نے شرعی اور طبی تناظر میں طاعون سے بحث کی ہے۔[166]

xxxii. الفوائد الخيرية في أحكام الطاعون:

إيضاح المكنون کے مؤلف نے اس کے سن اشاعت سے متعلق ۱۰۹۰ م کا قول ذکر کیا ہے۔ یہ گیارہ فصول پر مشتمل ہے۔[167]

xxxiii. القول المبين في ان الطاعون لا يدخل البلد الأمين:

یہ تالیف ابو عبد اللہ محمد بن محمد حطاب الرعینی کی ہے۔ اس نام کی کتاب کا ذکر بذل الماعون فی فضل الطاعون میں ملتا ہے۔[168]

---

[163] اسماعیل بن محمد امین، **إيضاح المكنون فى الذيل على كشف الظنون**،4: ۱۱

[164] نفس مرجع، ۴: ۸۷

[165] العسقلانی، **بذل الماعون**،۳۳

[166] اسماعیل بن محمد امین، **ایضاح المكنون فى الذيل على كشف الظنون**،۴: ۱۲۰

[167] نفس مرجع، ۴: ۲۰۵

[168] العسقلانی، **بذل الماعون**،۳۸

xxxiv. عمدة الراوين في أحكام الطواعين:

طاعون کے احکامات پر مشتمل اس کتاب کا ذکر بھی **إيضاح المكنون فى الذيل على كشف الظنون** میں موجود ہے۔[169]

xxxv. الشفاء فى أدواء الوباء:

ابو الخیر عصام الدین احمد بن مصطفیٰ بن خلیل الرومی الحنفی المعروف بطاشکبری زادہ کی تالیف ہے۔**كشف الظنون** میں حاجی خلیفہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔[170]

xxxvi. رسالة فى الطاعون ووصفه:

یہ ابنِ زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد المصری الحنفی کی تالیف ہے۔[171]

xxxvii. مسكن الشجون فى الفرار من الطاعون:

طاعون سے بھاگنے والے کے بارے میں شرعی احکامات پر مشتمل یہ کتاب سیّد نعمت اللہ الجزائری کی ہے۔**انوار النعمانية** سے اس کی اشاعت عمل میں لائی گئی۔[172] ابن حجر عسقلانی نے بذل الماعون میں اس کا ذکر کیا ہے۔ بعض نے اس کا نام **مسک الشجون** بھی لکھا ہے۔[173]

xxxviii. منحة الطالبين لمعرفة أسرار الطواعين:

یہ زین الدین محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی المناوی القاہری الشافعی (ت:۱۰۳۱ھ) کی تالیف ہے۔[174]

---

169 اسماعیل بن محمد امین، **إيضاح المكنون فى الذيل على كشف الظنون**، ۴: ۱۲۱

170 م۔ن

171 م۔ن

172 اسماعیل بن محمد امین، **ایضاح**، ۴: ۴۷۹

173 العسقلانی، **بذل الماعون**، ۳۹

xxxix. کتاب الطاعون:

امام ابن القیم الجوزیہ محمد بن ابی بکر حنبلی (م ۶۹۱ھ) کی تالیف ہے۔[175]

xl. کتاب الطواعین:

کتاب الطواعین کے نام سے چند کتب لکھی گئیں۔اس نام کی ایک تالیف یوسف بن حسن بن احمد بن عبد الہادی الصالحی المعروف ابنِ مُبرّد کی ہے۔[176]

xli. فنون المنون فی الوباء والطاعون:

اس کتاب کا ذکر علامہ ابن حجر عسقلانی نے **بذل الماعون** میں کیا ہے۔اس کے علاوہ دیگر کئی کتبِ فہارس میں اس کا ذکر ملتا ہے۔[177]

xlii. البشارة الهنية بأن الطاعون لايد خل مكة و المدينة :

یہ تالیف ابو عبد اللہ شمس الدین حطاب الرعینی مالکی کی ہے۔[178] ابن حجر عسقلانی نے **بذل الماعون** میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔[179]

وبائی امراض سے متعلق کثرت سے موجود عربی کتب اس حقیقت کی عکاس ہیں کہ فکر اسلامی میں وباؤں سے نجات حاصل کرنے کی مسلسل سعی کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔

---

174 نفس مرجع

175 اسماعیل بن محمد امین، **ایضاح المكنون فی الذیل علی كشف الظنون**،۲: ۱۵۸

176 العسقلانی، **بذل الماعون**،۳۵

177 نفس مرجع،۳۶

178 اسماعیل بن محمد امین، **ایضاح المكنون فی الذیل علی كشف الظنون**،۲: ۴۹۸

179 العسقلانی، **بذل الماعون**،۳۸

3- وبائی امراض سے متعلق انگریزی ادب:

انگریز محققین نے وبائی امراض سے متعلق مسلم ماہرینِ علم و فن کی خدمات پر نقد و نظر کیا ہے۔ اس ضمن میں چند تحریروں پر تبصرہ پیش کیا جارہا ہے۔

i– Plague in Early Islamic History

یہ علمی و تحقیقی مضمون (مچل ڈبلیو-ڈولس)Michael W.Dols کا تحریر کردہ ہے۔ مقالہ نگار نے وبائی امراض کے خاتمے سے متعلق مسلمانوں کی غیر معمولی خدمات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ اس کی رائے ہے کہ مسلمان وباؤں سے بچنے کے لیے مختلف اقسام کی حفاظتی تدابیر کو اختیار نہیں کرتے تھے۔[180]

ii– The Second Plague Pandemic and Its Recurrenees in the Middle East: 1347-1894

یہ مضمون بھی (مچل ڈبلیو-ڈولس) کا تحریر کردہ ہے۔ اس نے موقف اختیار کیا ہے کہ مسلمانوں نے وبائی امراض کی تشخیص، علاج اور دیگر پہلوؤں کے حوالے سے کوئی قابل ذکر خدمات انجام نہیں دیں۔[181]

iii– Enduring the Plague :Ethical Behavior in the Fatwas of Fourteenth-Century Mufti and Theologian

یہ مضمون (جسٹین سٹیرنز) Justin Stearns نے تحریر کیا ہے۔ اس نے مسلمانوں کی علمی تاریخ کی عظمت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ اس کی رائے ہے کہ مسلمانوں کی بعض حکومتیں سام راجی طرز اختیار کیے ہوئے تھیں۔ اس جبر کا منفی اثر مسلمانوں کی تعلیمی و طبی ترقی پر ظاہر ہوا۔ اس طرح بعض مسلم حکم ران تحقیق و تنقید اور علم و شعور کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنے رہے۔ اس طرزِ حکومت سے بہت سے ماہرینِ علم و فن، خصوصاً طب و حکمت کے شعبہ جات سے وابستہ شخصیات کی حوصلہ شکنی اور دل آزاری ہوئی۔[182]

4- وبائی امراض سے متعلق اُردو ادب:

مسلم علما و محققین نے مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں میں براہِ راست وبائی امراض سے متعلق جو کتب اردو زبان میں تحریر کیں، اُن کا تعارف و تجزیہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

---

[180] Dols, "Plague in Early Islamic History", 371-383.
[181] Dols, "The Second Plague Pandemic and Its Recurrences in the Middle East: 1347-1894", 162-189.
[182] Stearns, "Enduring the Plague", 38-57.

i- الحق المجتلىٰ في حكم المبتلى:

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا یہ رسالہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور سے فروری ۲۰۰۳ء میں عربی عبارات کے ترجمہ و تشریح کے ساتھ "فتاوٰی رضویہ" کی جلد نمبر چوبیس میں شائع ہوا۔[183] اس میں جُذام کے کے پاس نشست و برخاست کے اَحکامات کا بیان ہے۔ نیز احادیث و آثار کی روشنی میں ایسے مریض کی خدمت گزاری اور تیمار داری کی وجہ سے ملنے والے ثواب کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ در حقیقت ایک سوال کا فتاوٰی نویسی کی ہیئت میں شرح و بسط کے ساتھ جواب ہے۔ یہ کل انہتر صفحات پر مشتمل ہے۔ مختلف نکات کی صورت میں بتیس احادیث جذامی مریض کے بارے میں تحریر کی گئی ہیں۔ جذامی سے پرہیز کرنے اور اللہ پر توکّل کر کے اس کو کھانے میں شریک کرنے پر دونوں جہات سے احادیث درج کی گئی ہیں۔ عنوانات کے طور پر درج ان احادیث کے تحت بھی احادیث، شروحاتِ حدیث، آئمۂ محدثین کے اقوال اور فقہا کی عبارات کو درج کر کے ان کے درمیان تطبیق قائم کی گئی ہے۔ یہ رسالہ محققانہ اُسلوب کا حامل ہے۔ احادیث کی توضیح و تشریح میں تمام اشکالات پر متعدد دلائل دیے گئے ہیں۔ رسالے کے آخر میں کتبِ فقہ جیسے **فتح القدير** اور **كشف الخفاء** وغیرہ کے حوالہ کے ساتھ آئمۂ فقہ کا اس بارے حتمی موقف بھی بیان کیا گیا ہے۔

ii- تيسير الماعون للسكن في الطاعون:

مولانا احمد رضا خان کا طاعون کی وبا کے بارے میں مذکورہ رسالہ سابقہ رسالے کے معاً بعد موجود ہے۔[184] یہ رسالہ چند سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ اس استفتا میں نو سوالات کی صورت میں یہ پوچھا گیا ہے کہ وبا سے دور بھاگنے والے کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟ مفر کس درجہ کے گناہ کا مرتکب ہو گا؟ اور ایسے شخص کے بارے میں کیا احکاماتِ شرعیہ وارد ہیں؟ اس میں طاعون ایسے وبائی مرض کی حدود سے باہر نکلنے اور آمد و رفت کے بارے میں رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے فرامین بیان کیے گئے ہیں۔ مذکورہ رسالہ صفحہ ۲۸۵ سے ۳۱۰ تک **فتاوٰی رضویہ** کی جلد چوبیس میں موجود ہے۔ قرآنِ مجید، احادیث، شروحاتِ احادیث اور ائمہ حدیث و فقہ کے اقوال کی روشنی میں سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں۔

---

[183] احمد رضا خان بریلوی، **فتاوٰی رضویہ** (لاہور: رضا فاؤنڈیشن، ۲۰۰۳ء)، ۲۴: ۲۲۲

[184] نفس مرجع، ۲۴: ۲۹۰

iii- وبائی امراض اور حفاظتی تدابیر تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں:

ڈاکٹر شاہ معین الدین ہاشمی کا بارہ صفحات پر مشتمل یہ تحقیقی مضمون ایک مختصر کتابچے کی صورت میں علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد کے شعبۂ سیرت سٹڈیز سے شائع ہوا ہے۔ اس میں وبا سے بچنے کے لیے روحانی اور ظاہری تدابیر بیان کی گئی ہیں۔[185] روحانی تدابیر میں استغفار، درود شریف، ذکر واذکار اور قرآن واحادیث کے وظائف بیان کیے ہیں، جب کہ ظاہری تدابیر میں میل جول اور بلاضرورت سفر سے اِجتناب، طہارت وصفائی کا اہتمام، ناک اور منہ کی صفائی اور مسواک وغیرہ ایسے پاکیزہ نبوی اقدامات کی روشنی میں کرونا اور دیگر وبائی امراض سے بچنے سے متعلق احادیث اور میڈیکل سائنس کی تحقیقات درج کی گئی ہیں۔[186]

iv- وبائی امراض اور جمعہ وجماعت پر پابندی: دلائل اور اُصولی تجزیہ:

یہ کاوش محمد مشتاق احمد کی ہے جو بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد میں شریعہ اکیڈمی کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ یہ کتابچہ حارث پبلی کیشنز سے شائع ہوا ہے۔ ابتدا میں کورونا وائرس کے تمام دنیا پر ہونے والے اثرات کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے۔ کورونا وائرس سے ہونے والی تباہی کے نقطۂ آغاز، چین کو اس کی آماج گاہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد امریکہ اور دیگر یورپی ممالک کا بھی سرسری ذکر کیا گیا ہے۔[187] تمہید کے طور پر لاک ڈاؤن اور مختلف ممالک میں لگنے والی انتظامی پابندیوں کا ذکر کر کے ملکِ پاکستان میں لاک ڈاؤن کا ذکر کیا گیا کہ اس وبا کے پاکستان میں آتے ہی عوامی اجتماعات پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ مساجد میں جمعہ وجماعت پر پابندی لگا دی گئی۔ جمعہ وجماعت کے بارے علماے کے اختلاف رائے کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ "جماعت کی معطلی / محدودیت پر اعتراضات کا جائزہ" کے عنوان کے تحت واضح کیا گیا ہے کہ پاکستان میں وبا کے آنے اور جمعہ وجماعت پر پابندی سے قبل متعدد ممالک، جن میں سعودیہ، متحدہ عرب امارات اور الجزائر وغیرہ بھی شامل ہیں، نے جمعہ کے اجتماعات اور نماز باجماعت پر پابندی عائد کر دی اور اس کا اہم سبب عوامی اکٹھ کو روکنا تھا۔ جمعہ وجماعت پر پابندی لگانا مقاصد شریعت کے عین مطابق ہے۔ مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے اس موقف کا رد کرتے ہوئے جو دلائل پیش کیے ان کو نکات کی شکل میں بیان کیا گیا کہ قدیم ادوار میں وبا اور طاعون

---

185 شاہ معین الدین ہاشمی، **وبائی امراض اور حفاظتی تدابیر تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں** (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، س ن)، ۳

186 نفس مرجع، ۸۔۱۱

187 محمد مشتاق احمد، **وبائی امراض اور جمعہ وجماعت پر پابندی: دلائل اور اصولی تجزیہ** (اسلام آباد: حارث پبلی کیشنز، س ن)، ۴

میں مساجد بند نہ ہوئیں اور نمازِ خوف میں جماعت سے رخصت نہ ملی؛ مریضوں کو منع کیا جا سکتا ہے لیکن صحت مند افراد کو نہ روکا جائے۔ ان تین نکات کا جواب دیتے ہوئے احتیاطی تدابیر کے حق میں دلائل ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ سابقہ ادوار میں اگر ایسا نہیں ہوا تو اب مساجد میں پابندی لگانا بھی غیر شرعی عمل نہیں۔[188] امام ذہبی کے حوالے سے ۴۴۸ھ میں مصر اور اندلس میں پھیلنے والی وبا اور قحط کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس دور کی مساجد میں نماز ادا کرنے والے ہی باقی نہ بچے تھے۔[189] یہ بھی رائے دی گئی ہے کہ دو تین افراد مساجد میں نماز قائم کر لیں۔ کلی طور پر مساجد کو بند نہ کیا جائے۔ اس طرح عوام الناس کو گھروں میں نماز ادا کرنے اور جمعہ کے بجائے ظہر ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔[190] یہ بھی بتایا گیا ہے کہ واقعتاً کئی بیماریاں متعدی ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے جذامی شخص سے دور بھاگنے کا حکم ارشاد فرمایا۔[191] پاکستانی قوم کو زیادہ سے زیادہ محتاط رہنے، ڈاکٹروں کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر غیر ضروری میل ملاپ، مریضوں سے دوری، صابن سے ہاتھ دھونا ایسے امور پر عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس سے دعا مانگنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔[192] جمعہ اور باجماعت نماز کی ادائی سے متعلق سوال و جواب کی شکل میں گفت گو بھی تحریر کی گئی ہے۔ پہلا سوال باجماعت نماز کے شرعی حکم کے بارے میں ہے۔ اس کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ عام اور خاص حالات میں فرق ہوتا ہے۔ عزیمت اور رخصت کے دونوں پہلوؤں پر کلام کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ چند لوگوں کے جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لینے سے جماعت کا لزوم ساقط ہو جائے گا۔[193] یہ واضح کیا گیا کہ ہمارا دین آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ وضو، غسل اور تیمم کے احکامات سے معلوم ہوتا ہے کہ حالات کی سنگینی کی وجہ سے تیمم کی اجازت ہے۔[194] دوسرا سوال یہ قائم کیا گیا ہے کہ کس صورت میں نمازِ باجماعت اور جمعہ کو موقوف کیا جا سکتا ہے۔ اس

---

188 نفس مرجع، ۶۔۷

189 نفس مرجع، ۸

190 نفس مرجع، ۸

191 نفس مرجع، ۱۳

192 م۔ن، ۱۵

193 نفس مرجع، ۲۱

194 نفس مرجع، ۲۲

کے جواب میں کہا گیا ہے کہ مجبوری کی حالت میں ان دونوں کو موقوف کیا جاسکتا ہے۔[195] مجبوری کی حالت میں مردار کھانے یا جان بچانے کے لیے کوئی اور چیز استعمال کرنے کی اجازت کا ذکر کرتے ہوئے امام غزالی کی توضیح بھی ذکر کی گئی ہے۔[196] اس ضمن میں شریعت کے پانچ بنیادی مقاصد یعنی ضروریاتِ خمسہ کی بھی جامع وضاحت کی گئی ہے۔[197] آخر میں خلاصے کے طور پر حکم رانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ جمعہ وجماعت کا اہتمام کرائیں۔ وبا کی صورت میں شک، ظن غالب اور اصل صورت حال کو پرکھ کر فیصلہ کریں۔[198]

v- وبائی امراض و کورونا وائرس: رہ نمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر:

پچیس صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ حافظ محمد یونس اثری کا مرتب کردہ ہے جس کا مقدمہ علامہ عبد اللہ ناصر رحمانی نے تحریر کیا ہے۔ فحاشی و عریانی کو کورونا وائرس کے اسباب کے طور پر مقدمے میں درج کرتے ہوئے احادیثِ نبویہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کورونا وائرس یا کسی قسم کی بیماری و وبا کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے۔[199] مؤلف نے اس وائرس کا وضاحت سے تعارف پیش کر کے اس سے ہونے والے عالمی خطرات اور نقصانات کا ذکر کیا ہے۔ پھر اس سے بچاؤ کی تدابیر کا ذکر کر کے محتاط رویّہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ نیز اس مرض کے لاحق ہونے پر اس سے شفایابی کا طریقہ ذکر کیا ہے۔[200] حکومت کی طرف سے عائد پابندیوں اور احکامات پر عمل پیرا ہونے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ عوام الناس کو بھی آگاہ کیا گیا ہے کہ حکومت اگر مساجد میں عوامی رش پر پابندی عائد کرتی ہے، تو سب اس معاملے میں تعاون کریں۔ اس پر عوام النّاس کو قائل کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بارش یا دیگر موسمی حالات کی خرابی کے باعث اگر شریعت

---

[195] نفس مرجع، ۲۷

[196] نفس مرجع، ۳۱

[197] نفس مرجع، ۳۳- ۳۵

[198] نفس مرجع، ۳۹-۴۱

[199] محمد یونس اثری، **وبائی امراض و کرونا وائرس رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر** (کراچی: المکتبۃ الاثریہ، س ن)، ۲

[200] نفس مرجع

رخصت دیتی ہے تو اس وبا کی صورتِ حال میں بھی رخصت موجود ہے۔[201] کوتاہی پر نادم ہو کر رجوع الی اللہ کی تاکید کرتے ہوئے اسلاف کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔[202]

vi- کورونا وائرس: ایک تجزیاتی مطالعہ:

عبد السلام بن صلاح الدین مدنی کی یہ کتاب ۷۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ حالیہ عالمی وبا، کورونا وائرس کے تعارف واثرات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ آغاز کتاب کے چار صفحات میں "پیارے پاؤں جب کرونا نے" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی اس آفت کے اثرات ہر ملک اور ہر مقام پر محسوس کیے گئے ہیں۔ کسی انسان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس طرح کی بیماری کے سامنے کل انسانیت بے بس نظر آئے گی۔[203] ابتدائی صفحات میں سابقہ چار دہائیوں میں رونما ہونے والی تکالیف و امراض کا ذکر کیا گیا ہے۔[204] وباؤں کے اسباب و علل پر "ایک نظر" کے عنوان سے بیماری و مصائب کو قدرت کی طرف سے آزمائش قرار دے کر آیاتِ قرآنیہ سے استدلال کیا گیا ہے۔[205] بلاؤں میں صابرین کے لیے اجرِ عظیم کا ذکر کر کے احادیث مبارکہ ذکر کی گئی ہیں اور اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ مصائب میں اللہ تعالیٰ بندوں کے ردِ عمل کو ملاحظہ کرتا ہے کہ وہ صبر کا مظاہرہ کس حد تک کرتے ہیں۔ ابتلاؤ آزمائش کے سلسلے میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور برگزیدہ لوگوں کو اکثر آزمائش و مصائب میں پرکھا ہے۔[206] نیز یہ بتایا گیا ہے کہ وبائی امراض بالخصوص طاعون کا سبب فحاشی و بے حیائی کا فروغ ہے۔[207] کتاب کے آخر میں کوونا وائرس کا علاج، طبی احتیاطیں اور دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں حفاظتی تدابیر کو ذکر کیا گیا ہے۔[208]

---

201 نفس مرجع، ۲

202 نفس مرجع، ۳

203 عبد السلام بن صلاح الدین مدنی، **کرونا وائرس: ایک تجزیاتی مطالعہ** (سعودی عرب: دفتر تعاون برائے دعوت و ارشاد توعیۃ الجالیات، س ن)، ۳- ۶

204 نفس مرجع، ۷-۸

205 نفس مرجع، ۸- ۹

206 نفس مرجع، ۱۰- ۱۱

207 نفس مرجع، ۱۱- ۱۲

208 نفس مرجع، ۲۹- ۷۸

vii- کروناوائرس اور اس سے بچنے کی تدابیر:

رفیق احمد رئیس سلفی کی یہ کتاب ۵۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں کوونا وائرس کا تعارف اور اس سے پھیلنے والی دہشت اور تباہی کو ذکر کیا گیا ہے۔[209] عرضِ ناشر کے تحت مدیر دار العلم اکرم مختار نے کوونا وائرس کے ذریعے پیدا ہونے والی عالمی صورتِ حال کا ذکر کیا ہے۔ بسوں اور ٹرینوں کا نظام منسوخ ہوا، کاروبار بند ہوگئے اور کرونا کے متاثرین کے لیے علاحدہ ہسپتالوں کو قائم کیا گیا۔[210] آخر میں چند دعائیں اور اذکار بیان کیے گئے ہیں۔[211]

viii- وبائی امراض سے بچنے کے لیے دس نصیحتیں:

یہ کتابچہ عبد الرزاق بن عبد المحسن کا تحریر کردہ ہے۔ اس میں وظائف اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ احتیاطی تدابیر پر مبنی روایات کو بیان کیا گیا ہے۔[212] اصل کتاب عربی میں ہے اور اس کا عنوان **عشر و صیایا للوقایة من الوباء** ہے۔ اس کا ترجمہ ابو سعید شعیب المدنی نے کیا ہے جو مدینہ یونی ورسٹی کے فاضل اور ادارہ معہد البیان کے مدیر ہیں۔ ابتدائی صفحہ مقدمے پر مشتمل ہے۔ حمد و ثنا کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی گئی ہے کہ وہ پریشانیوں سے نجات عطا کرے۔ رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس کی تعریف بیان کرتے ہوئے وبائی امراض سے حفاظت و بچاؤ کے لیے مؤلف نے دس نصائح ذکر کیے ہیں۔ پہلی نصیحت مصیبت کے نازل ہونے سے قبل کی دعا کا اہتمام کرنے کے بارے میں ہے۔ اس میں **سنن ابو داؤد** کی حدیث ذکر کی گئی ہے جس میں حضور ﷺ نے ایک دعا سکھائی "بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیئ فی الارض ولا في السماء وهو السميع العليم."(اللہ کے نام سے (میں صبح/شام اس کی پناہ میں آتا ہوں) اس کے نام سے زمین و آسمان میں کوئی چیز بھی نقصان نہیں دیتی، اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔) اس کی یہ فضیلت ذکر کی گئی ہے کہ جو کوئی صبح کے وقت اس دعا کو مانگے، شام تک مصائب سے محفوظ

---

[209] رفیق احمد رئیس سلفی، **کروناوائرس اور اس سے بچنے کی تدابیر** (ممبئی: دار العلم، ۲۰۲۰ء)، ۲۴- ۲۶

[210] نفس مرجع، ۶

[211] نفس مرجع، ۴۹-۵۴

[212] عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر، **وبائی امراض سے بچاؤ کی دس نصیحتیں**، ترجمہ: ابو سعید شعیب (کراچی: المدینہ اسلامک ریسرچ سینٹر، س۔ن)، ۷

رہے گا؛ اسی طرح جو شام کو اس کا ورد کرے گا وہ صبح تک **محفوظ** رہے گا۔[213] دوسری نصیحت آیت کریمہ کی کثرت کے بارے میں ہے۔ یونس نے اللہ رب العزت کے حضور یہ دعا کی۔ اس وقت آپ مچھلی کے پیٹ میں تھے۔ حافظ ابنِ کثیر اور ابنِ قیم نے جو تذکرۂ یونس بیان کیا ہے، اختصار کے ساتھ اس کی تشریح کو یہاں ذکر کیا گیا ہے۔[214] تیسری نصیحت مصیبت کی سختی سے پناہ مانگنے کے بارے میں ہے۔ یہ دعا **صحیح بخاری** سے نقل کی گئی ہے۔[215] چوتھی نصیحت گھر سے نکلنے کی دعا کے بارے میں ہے اور وہ "بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة إلا بالله" ہے۔[216] پانچویں نصیحت صبح وشام اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرنے کے بارے میں ہے۔ اس بارے میں **مسند احمد** میں مذکور دعا بیان کی گئی ہے۔[217] چھٹی نصیحت دعا واذکار کے بارے میں ہے۔ ساتویں نصیحت وبا کے مقامات سے دور رہنے کے بارے میں ہے۔ اس میں حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کے ملکِ شام میں دخول کی روایت کو ذکر کیا گیا ہے۔[218] آٹھویں نصیحت نیک اعمال اور اچھا برتاؤ کرنے کے بارے میں ہے۔ واضح کیا گیا ہے کہ نیک اعمال بجالانے سے مصائب وپریشانیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔[219] نویں نصیحت میں قیام اللیل سے متعلق احادیث ذکر کی گئی ہیں۔[220] دسویں نصیحت میں برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مشکیزہ باندھ کر رکھنے اور برتنوں کو کسی نہ کسی چیز سے ڈھانپ کر رکھنے کی تاکید فرماتے تھے۔[221] آخر میں توکل وصبر سے متعلق چند اختتامی نصیحتیں بیان کی گئی ہیں۔[222]

---

213 نفس مرجع، ۲

214 عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر، **وبائی امراض سے بچاؤ کی دس نصیحتیں**، ترجمہ: ابو سعید شعیب، ۳۔۴

215 نفس مرجع، ۵

216 نفس مرجع

217 نفس مرجع

218 نفس مرجع، ۷

219 نفس مرجع، ۸

220 نفس مرجع

221 نفس مرجع، ۹

222 نفس مرجع، ۱۰

ix–کروناوائرس کے ظہور کی پیشین گوئی احادیث نبوی میں:

مولانا انیس الرحمٰن ندوی کی یہ کاوش قرآنیہ اکیڈمی کے زیر اہتمام قسط وار شائع ہوئی۔ پہلی قسط میں کورونا وائرس کے باعث خوف و دہشت کی کیفیت کو ابتدائیہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف دس سال سے قیامت کی علامات اور نشانیوں کو سائنسی طریقۂ کار کے مطابق پرکھنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ "موسمی تبدیلی اور قیامت" کے عنوان کے تحت اب تک تیس سے زائد قسطیں مختلف زبانوں میں جاری ہو چکی ہیں، جب کہ کئی قسطیں ابھی غیر مطبوعہ ہیں۔ موجودہ وائرس پر انھوں نے باضابطہ تحقیقی سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ ان کی تحقیق کے مطابق پچاسی کے قریب ایسی احادیث موجود ہیں جن میں کوونا وائرس جیسی آزمائش کا تذکرہ ملتا ہے۔ وہ اسے قیامت کی بڑی علامات میں شمار کرتے ہیں۔ وہ کوونا وائرس کو "فتنہ عمیاء مظلمہ" کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس فتنے کے بارے میں احادیث ذکر کر کے اس صورتِ حالت کو دورِ حاضر کے وائرس پر منطبق کیا گیا ہے کہ حدیث پاک میں اس فتنے کو عالمی فتنہ قرار دیا گیا ہے۔ دوسری قسط میں **الابانة الکبری لابن بطة** کے حوالے سے عمیاء مظلمہ کے الفاظ کا تعین کرتے ہوئے موجودہ وائرس کی خطرناک صورتِ حال کو بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ حدیثِ پاک میں جس فتنے کا ذکر ملتا ہے اس کے مطابق بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا شخص دوڑنے والے سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ تیسری قسط میں اس کے وقت کی نشان دہی کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ایامِ ہرج کے وقت اس سے سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ چوتھی قسط کوروناوائرس اس کے اسباب میں سے ایک اہم وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ مویشیوں سے وبائی امراض پیدا ہو کر بڑے پیمانے پر تباہی پھیلاتے ہیں۔ اس کی تائید میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی گئی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چھ اقسام ذکر کرتے ہوئے موتان کقعاص الغنم یعنی بھیڑ بکریوں کے طاعون کا ذکرہ کیا ہے۔[223] اس لحاظ سے پچاس روایات کتبِ احادیث میں مذکور ہیں۔ اس روایت میں "موتان" سے مراد کثرت سے واقع ہونے والی اموات ہیں۔ یہ پیشین گوئی درست طور پر اس وائرس سے ثابت ہو رہی ہے کہ یہ بیماری خنزیر اور چمگادڑ سے پھیلی ہے۔ "قعاص" کی وضاحت یوں کی گئی ہے کہ اس وائرس سے مریض کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔

---

[223] مولانا انیس الرحمن ندوی ندوی، قسط چہارم۔
https://www.facebook.com/MuftiTaufeeqMansoorMazahiri/posts/1639544106193722/date-18-8-2020,time-09:37pm

x- کروناوائرس سے متعلق مسائل اور ان کا شرعی حل:

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیرِ اہتمام محدث فورم میں کووناوائرس سے متعلق استفسارات کے جواب میں مقبول احمد سلفی نے متعدد معلومات فراہم کی ہیں۔[224] انھوں نے پچیس سوالات کے قرآن و حدیث کی روشنی میں جوابات دیے ہیں۔ کووناوائرس بیماری ہے یا عذاب یا ہمارے گناہوں کی سزا ہے؟ اس صورتِ حال میں ترکِ جماعت اور گھر میں نماز ادا کرنے کے بارے میں کیا احکامات ہیں؟ کیا مساجد کو بند کیا جاسکتا ہے؟ کیا گھر میں جمعہ ادا ہوسکتا ہے؟ کیا گھروں میں رہتے ہوئے نماز میں امام کی اقتدا کی جاسکتی ہے؟ اسی طرح دیگر سوالات میں وبا کی صورت میں حکمِ اذان، اس مرض سے مرنے والے کے بارے میں حکم شرعی، درودِ تنجینا کا وظیفہ، متعدد سورتوں کے وظائف، عمرہ و طواف رکنے، قنوتِ نازلہ پڑھنے، نماز میں ماسک پہننے وغیرہ ایسے اہم مسائل سے متعلق جوابات فراہم کیے گئے ہیں۔[225]

xi- کروناوائرس سے مذاق مت کرونا:

ورق تازہ ویب سائٹ میں کووناوائرس سے متعلق احتیاطی تدابیر پر مشتمل ایک اہم مضمون "کروناوائرس سے مذاق مت کرونا" افردز عالم ذکر اللہ سلفی گلری کا ہے۔ موصوف کا تعلق ممبئی سے ہے۔ اس میں کووناوائرس کو اللہ تعالیٰ کا عذاب قرار دیا گیا ہے اور اس کا سبب "میرا جسم میری مرضی" ایسا نعرہ بتایا گیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی بیان کی گیا ہے کہ آج جو طریقے اس وائرس سے حفاظت کے بارے میں بتائے جارہے ہیں، وہ ہمارے نبی اکرم ﷺ نے چودہ سو سال قبل بتائے ہیں۔ وبا کے اسباب میں سے گناہ کو اہم سبب قرار دیا گیا ہے۔ کوونا کے مریض کی علامات کو ذکر کر کے احتیاطی تدابیر ذکر کی گئی ہیں۔[226]

---

[224] مقبول احمد سلفی، "کروناوائرس سے متعلق مسائل اور ان کا شرعی حل"، محدث فورم، ۲۶ مارچ، ۲۰۲۰ء
https://forum.mohaddis.com/threads/%DA%A9%D8%B1%D9%88%D9%86%D8%A7-%D9%88%D8%A7%D8%A6%D8%B1%D8%B3-%D8%B3%DB%92-%D9%85%D8%AA%D8%B9%D9%84%D9%82-%D9%85%D8%B3%D8%A7%D8%A6%D9%84-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D8%A7%D9%86-%DA%A9%D8%A7-%D8%B4%D8%B1%D8%B9%DB%8C-%D8%AD%D9%84.39899/,date:26,3,2020

[225] نفس مرجع

[226] https://waraquetaza.com/%DA%A9%D9%88%D8%B1%D9%88%D9%86%D8%A7-%D9%88%D8%A7%D8%A6%D8%B1%D8%B3-%D8%B3%DB%92-%D9%85%D8%B2%D8%A7%D9%82-%D9%85%D8%AA-%DA%A9%D8%B1%D9%88%D9%86%D8%A7/,date31,3,2020

xii– کروناوائرس اور نمازِ جمعہ کے متعلق عوام کی بے چینی کا حل:

یہ تحریر مقبول احمد سلفی کی ہے۔ موصوف اسلامک دعوۃ سنٹر، شمالی طائف، سعودی عرب کے سینئر رکن ہیں۔ انھوں نے پاکستان میں لاک ڈاؤن کے نتیجے میں مساجد میں لگنے والی پابندی اور اس کے متبادل، گھر میں عبادات کے بارے میں مسائل کو ذکر کیا ہے۔ انھوں نے قرآن واحادیث کے دلائل کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ بہ حالتِ مجبوری جمعہ وجماعت کی رخصت کے احکامات موجود ہیں۔[227]

xiii– کرونا چلا جائے گا:

یہ مختصر تحریر محمد اجمل خاں کی ہے۔اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کرونا کا مرض یقیناً خطرناک اور وبائی ہے جس سے بچنے کی ہمیں فکر کرنی چاہیے، لیکن اس سے زیادہ فکر ہمیں اپنے رب کو راضی کرنے کی ہونی چاہیے۔ آج ہمارے پاس وقت ہے جس سے قیمتی کوئی اثاثہ نہیں۔اس نادر موقع سے فائدہ اُٹھانے کی تاکید قرآن وسنت میں متعدد مقامات پر کی گئی ہے۔[228]

xiv– کرونا سے بچنے کا نسخہ:

یہ مضمون بھی محمد اجمل خاں کا تحریر کردہ ہے۔اپنے مضمون کے ابتدائیے میں ہی انھوں نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ کووناوائرس کی دہشت کو ہمارے اوپر سوار کرنے میں میڈیا نے اہم کردار ادا کیا۔ یہ ہمارے گناہوں کی سزا ہے اور اصل گناہ گاروں کے ساتھ ساتھ عام مسلمانوں کو بھی اس کا مزہ چکھایا گیا ہے۔اس وبا کے ازالے کے لیے انھوں نے

---

[227] مقبول احمد سلفی، "کروناوائرس اور نمازِ جمعہ کے متعلق عوام کی بے چینی کا حل"، محدث فورم، ۱۴؍اپریل ۲۰۲۰ء
https://forum.mohaddis.com/threads/%DA%A9%D9%88%D8%B1%D9%88%D9%86%D8%A7-%D9%88%D8%A7%D8%A6%D8%B1%D8%B3-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D9%86%D9%85%D8%A7%D8%B2-%D8%AC%D9%85%D8%B9%DB%81-%DA%A9%DB%92-%D9%85%D8%AA%D8%B9%D9%84%D9%82-%D8%B9%D9%88%D8%A7%D9%85-%DA%A9%DB%8C-%D8%A8%DB%92-%DA%86%DB%8C%D9%86%DB%8C-%DA%A9%D8%A7-%D8%AD%D9%84.39918/,date:4,4,2020

[228] محمد اجمل خاں، "کرونا چلا جائے گا، محدث فورم"، ۲۹مارچ، ۲۰۲۰ء
https://www.urduweb.org/mehfil/threads/%DA%A9%D9%88%D8%B1%D9%88%D9%86%D8%A7-%DA%86%D9%84%D8%A7-%D8%AC%D8%A7%D8%A6%DB%92-%DA%AF%D8%A7.111144/,date:29,3,2020

صدقات و خیرات کی تاکید کی ہے۔ صدقات و خیرات کے فضائل احادیث کی روشنی میں ذکر کے انھوں نے واضح کیا ہے کہ یہ امور دافعِ بلا ہیں۔ اگر کسی میں کوونا وائرس کے آثار پائے جائیں تو اسے قرنطینہ اور دوا کے ساتھ ساتھ صدقات و خیرات کا اہتمام کرنا چاہیے۔ لاک ڈاؤن کی وجہ سے آج کل صدقات و خیرات کرنے کی اہمیّت بڑھ گئی ہے۔ بیماری سے پہلے صدقہ دینا چاہیے اور وہ بھی اپنی پسندیدہ چیز کا۔[229]

xv۔ مئی میں ثریا ستارہ طلوع ہونے سے کرونا ختم ہونے کی افواہ:

یہ تحریر بھی مقبول احمد سلفی کی ہے۔ آج کل سوشل میدیا پر ایک خبر گردش کر رہی ہے کہ جب ثریا نامی ستارہ آسمان پر طلوع ہو گا تو کورونا کی وبا ختم ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی لوگ علمِ فلکیات کی کتب کا سہارا لیتے ہوئے ذکر کر رہے ہیں کہ یہ ستارہ بارہ مئی کو طلوع ہوتا ہے۔ لہٰذا ۱۳ ر مئی کو لوگوں کی زندگی معمول پر آجائے گی۔ آخر میں اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے کہ بغیر تحقیق اور واضح ادّلہ کے سوشل میڈیا پر ایسی خبروں کی تشہیر سے اجتناب کیا جائے۔

۳۔ خلاصہ بحث:

پیش کردہ مطالعات سے جن تاریخی و علمی حقائق کی وضاحت ہوئی، اُن کے مطابق وبائی امراض انسانوں کے لیے بہت سے مسائل کا باعث بنتی ہیں۔ اسی لیے مسلمانوں نے مختلف ادوار میں ان سے بچاؤ کے لیے علمی و عملی اقدامات کیے۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر اسلامی علوم وفنون کی کتب نے اس ضمن میں مفید رہ نمائی فراہم کی۔ وباؤں کے خلاف مسلمانوں کے اسی علمی ردِ عمل کا نتیجہ تھا کہ وبائی امراض کی تشخیص، علاج کے انتظامات اور حفاظتی تدابیر کے ضمن میں فکرِ اسلامی میں غیر معمولی ارتقا ہوا۔ اس علمی و فقہی تحرک کا ہی نتیجہ تھا کہ مسلمانوں نے نہ صرف یہ کہ کلامی، اعتقادی اور نظریاتی مسائل کو حل کیا بلکہ سماجی و عملی زندگی کی ناہم واریوں کو بھی ختم کیا۔ علمی و طبی میدان میں مسلمانوں کی ترقیوں، خصوصاً وبائی امراض سے تحفظ کے بارے میں بعض مغربی محققین کی آرا کا غیر جانب دارانہ جائزہ بھی لیا گیا۔ اس حقیقت کی وضاحت ہوئی کہ مسلمانوں نے وباؤں کے خاتمے میں متحرک کردار ادا کیا ہے اور مختلف حفاظتی تدابیر اختیار کرنے میں حکمت، بہادری اور دانش مندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ مقالہ ہذا

---

[229] محمد اجمل خاں، "کرونا وائرس سے بچنے کا نسخہ، محدث فورم"، ۲۱ مارچ، ۲۰۲۰ء
https://www.urduweb.org/mehfil/threads/%DA%A9%D9%88%D8%B1%D9%88%D9%86%D8%A7-%D8%B3%DB%92-%D8%A8%DA%86%D9%86%DB%92-%DA%A9%D8%A7-%D9%86%D8%B3%D8%AE%DB%81.110917/,date:21,3,2020

کی تشکیل میں عربی، انگریزی اور اُردو کتب ورسائل سے مدد لی گئی۔ اس ضمن میں ایک اہم علمی مسئلے کی نشان دہی بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کے علمی اثاثوں کے بعض اجزا تاحال دست یاب نہیں ہیں۔ وبائی امراض کی تشخیص ، علاج اور دیگر احتیاطوں سے متعلق بعض قدیم عربی کتب کے نام معلوم ہوئے ہیں جن کے با اعتماد متون علمی دُنیا کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ اُن کتب کی فنی وطبی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بہ خوبی کیا جاسکتا ہے کہ اُن کے تذکار غیر معمولی اہمیت کی حامل کتبِ فہارس میں مختلف انداز میں دست یاب ہیں۔ یہ علمی خلا فکرِ اسلامی کے حاملین کے لیے ایک اہم تحقیقی چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ تمام مباحث کا حاصل یہ ہے کہ فکر اسلامی میں وبائی امراض سے نجات حاصل کرنے کے ضمن میں غیر معمولی تحرک واقع ہوا ہے۔ یہ نتیجہ اس حقیقت کا غماز ہے کہ فکرِ اسلامی اپنی کار گزاری اور نتیجہ خیزی کی بناپر ارتقاو اجتہاد کی جانب مسلسل رواں ہے۔